رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

الحکم

[illegible]

(ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب [illegible])

قیمت پیشگی سالانہ

نمبر ۳۷ | قادیان دار الامان مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء مطابق ۹ رمضان ۱۳۲۵ | جلد ۱۱

سلسلہ روایات پر بدظنی کرنے کا نتیجہ

جب ہم لوگوں کے میل، ملاپ، قیل و قال اور دوسرے امور میں غور کرتے ہیں تو ہمارا دل بے اختیار بول اٹھتا ہے کہ سب [illegible] سلسلہ روایات کی بنا پر چل رہا ہے ہم جانتے ہیں کہ دنیا میں سب سے بڑا [illegible] سب سے بلند پہاڑ ہمالیہ سب سے بڑا براعظم ایشیا اور سب سے چھوٹا [illegible] یورپ ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اکبر اورنگ زیب [illegible] بادشاہ تھے۔ پھر ہم جانتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلعم نبوت کے دعویدار تھے حضرت ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ اور علیؓ ان کے اصحاب خاص تھے اور آنحضرت کی صحبت سے فیض اٹھانیوالے اور نبوت کے نوروں کو حاصل کرنیوالے [illegible] تھے۔ ہم جانتے ہیں کہ موجودہ قرآن شریف انہیں کے ذریعہ سے آہستہ آہستہ تدریجاً ہم تک پہنچا ہے ہم جانتے ہیں کہ فلاں فلاں ہمارے حقیقی والدین ہیں اور نہ صرف یہی بلکہ تقریباً کل کی کل باتیں جو ہم جانتے ہیں ان کی بنا اصل میں سلسلہ روایات ہی پر ہے اور بس۔ اگر انسان اس سلسلہ پر بدظنی کرنے لگے تو سب سے پہلے اپنی ہی خبر نہیں ہوتی۔ کیونکہ محض اپنی والدہ کی روایت سے ہی انسان اپنے والدین کی راستبازی پر کامل یقین رکھکر اپنے آپ کو یقینی طور پر ان کا فرزند سمجھتا ہے۔ مگر افسوس کہ اس زمانہ میں بعض [illegible] سب سے زیادہ [illegible] بن گئے ہیں اپنے دل جب بہت ناپاک ہو گئے اور دیانت امانت کا نام و نشان [illegible] پیچ بولنے کی عادت [illegible]

[illegible] ان راستبازوں اور دیانتداروں [illegible] پر [illegible] مال دولت عزت [illegible] جانیں دیدیں اور اپنے سر کٹوا دیئے [illegible] افسوس کہ ان پاک باطنوں پر طرح طرح کے الزام لگا [illegible] تو ان کو غاصب ظالم مکار غیروں کی حقوق چھیننے والا دغاباز [illegible] ثابت کر کے ان کی متبرک تحریروں [illegible] یا کسی ذاتی بغض سے راستہ اختیار کر لیا اور بعضوں نے یہ خیال [illegible] کہ جب ہمارے دینی معلومات کا تمام ذخیرہ ایسے لوگوں کے ذریعہ سے [illegible] ظالم غاصب اور دروغگو تھے اور غیروں کے حقوق [illegible] کے دشمن تھے تو انہوں نے ہر ایک روایت سے خواہ وہ [illegible] مناسب سمجھا اور دین کے بنیاد سے انکار [illegible] قرآن شریف کو بیاض عثمانی اور حدیثوں کو غلط روایتیں قرار دیکر [illegible] اپنے نفس کا اسلام کر کے اور اپنی اندر نظر دوڑاتے [illegible] اور ان کی نسبت بدظنی سے کام [illegible] افسوس کی بات ہے کہ راستبازوں پر بدظنی کرنیکے لئے جھٹ تیار ہو جاتے ہیں مگر ان سب باتوں کو جن سے ایمان کو کوئی تعلق نہیں حسن ظنی سے مانتے چلے جائیں گے [illegible] باتوں ہی باتوں میں مان جاتے ہیں کیونکہ [illegible] بھی تو راوی ہی ہیں۔ ان کے اعمال اور اخلاق صدق اور [illegible] ان کے افعال اور اقوال اس رنگ کے ہیں [illegible] بات بکمال پہنچ گئی ہے اور ان کی روایتوں [illegible] اور ان کی ہزار [illegible] کو ایک روایت کے مقابلہ پر محض ہیچ

کیا مسلمان ہی بدمعاش اور فسادی ہیں

کسی خاص فرقہ ہندو یا مسلمان کی حمایت اور بالخصوص [illegible] کرنا ہمارے فرائض سے خارج ہے لیکن جب کوئی خاص فرقہ [illegible] اور فساد پھیلانے اور ایک فرقہ کو دوسرے فرقہ کا مخالف بنانے [illegible]
اگرچہ ہم تو اس وقت بھی کچھ کہنا نہیں چاہتے ہیں۔
ہم نہایت افسوس کے ساتھ دیکھتے ہیں کہ جو پرچے ہندو اخبارات تو [illegible] دیکھنا ایک ہندو اخبار پنجابی ہے جسے انگریزی اخبارات نے [illegible] بغضل خدا یاد و تعلیم یافتہ اور زیادہ روشن ضمیر [illegible] ملک سمجھا جاتا ہے جس اس بیماری سے بری ہوئے ہیں [illegible] ہندوستان [illegible]
چو آجکل ان مبارک [illegible] جو [illegible]
ایک ایک اور [illegible] اور [illegible]
[illegible] کی اصلاح دیتے تھے [illegible]
بہتر [illegible] باہمی اتفاق کی نصیحت کرتے تھے [illegible]
اتحاد اور میل سے ناشدنی واقعات [illegible]
کوئی فیصلہ نہیں ہوا ایسا رنگ [illegible]
مورخہ ۴ر اکتوبر میں ایک نوٹ زیر عنوان [illegible] مسلمان [illegible]
درمیان لڑائی [illegible]
[illegible] ایک مسلمان [illegible]
چاہی۔ مگر دو کاندار نے اس کو ایک [illegible] کانسٹبل سے [illegible]
ابھی یہ کانسٹبل [illegible] سے دو چار قدم گیا ہوگا [illegible] مسلمان [illegible]
روانہ ہوا [illegible]
[illegible] مسلمان [illegible]
کی حمایت کر [illegible]
آیا کسی مسلمان نے [illegible] سر میں چوٹ لگی [illegible]
جان کے خوف سے اپنے گھروں میں چھپ رہے ہیں۔ بہ قریب [illegible]
واقع ہے۔ اس وقت وہاں دو ہزار سے زیادہ مسلمان جمع ہوگئے
اور ان سب نے کانسٹبلوں کے مکان گھیر لئے۔ خالی بندوق سر کر گئے
تاکہ وہ خوف میں آکر منتشر ہو جائیں۔ مگر جب مسلمانوں کو معلوم ہوا کہ ان کے
پاس گولی نہیں ہے وہ بندوق چھیننے کے لئے گھروں میں گھس پڑے
مجبوری کیا تھی فیر کر دینا حکم دیا گیا۔ دو آدمی مر گئے۔ گیارہ ہسپتال میں
زیر علاج ہیں۔ چار قریب المرگ ہیں۔ یہ سب مسلمان ہیں۔
انگریزوں نے مسلمانوں کو سر پر چڑھا لیا ہے۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے
ابھی کیا ہوا ہے

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھنا ہوتا ہے کیا

ہم اپنے معزز دوست پنڈت رام بھجدت صاحب بالقابہم صاحب سے دریافت کرنے کی جرأت کرتے ہیں کہ کیا واقعات مندرجہ نوٹ ہذا کسی دماغ کو جس میں ذرہ بھی مغز ہو قرین قیاس معلوم ہو سکتے ہیں۔ اول تو مسلمان خریدار کا کانسٹبل خریدار کے پیچھے پڑنا اور یہ کہنا کہ تو نے چیز کیوں خریدی ایک مشکل انگیز امر ہے اور دو تم دو ہزار مسلمانوں کا اکٹھا ہو کر صرف دو کانسٹبلوں پر حملہ کرنا دو مسلمانوں کا مرنا اور گیارہ مسلمانوں کا مجروح ہو کر ہسپتال میں جانا اور ان میں سے ہی چار کا قریب المرگ ہونا۔ پھر دونوں کانسٹبلوں کا بچ رہنا اور بندوق چلانے کے قابل رہنا ایک عجیب معمہ ہے جو سمجھ میں نہیں آتا۔ شاید جس مسلمان خریدار نے کانسٹبل کو چھیڑا دیوانہ ہوگا اور دو ہزار مسلمان دو کانسٹبلوں پر حملہ آور ہوئے لوٹے لنگڑے اور نکمے ہوں گے۔ یہ بھی عجیب بات ہے کہ دو کانسٹبل جان کے خوف سے گھر میں گھس رہے ان کے گھر میں بندوقیں بھی تھیں اور اسقدر خالی اور بھرے ہوئے کارتوس بھی تھے کہ پہلے ڈرانے کے لئے خالی بندوقیں فیر کریں اور پھر بھرے مسلمانوں کو نشانہ بنا سکیں ان کا گھر نہ ہوئے میگزین ہوئے۔
اخیر میں پنڈت صاحب لکھتے ہیں کہ انگریزوں نے مسلمانوں کو سر چڑھا لیا ہے۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے۔ ابھی کیا ہوا ہے۔ بیشک پنڈت صاحب بجا فرماتے ہیں کہ مسلمان سخت سر چڑھ گئے ہیں کم بخت کچہریوں اور ملازمتوں سے نکالے جا رہے ہیں نشانہ بندوق ہوتے ہیں بعض بکنگ اور جیلخانوں میں جاتے ہیں اور پھر اسی ملک میں رہتے ہیں۔ اور یہی بدنصیب مسلمان ایسے سر چڑھ گئے ہیں کہ اخبار ہندوستان کو بھی خریدتے اور اپنے پسینے سے کمائے ہوئے روپے سے ہندوستان کی مدد کرتے ہیں۔
اگر پنڈت صاحب ہندوؤں اور مسلمانوں میں اسیطرح اور ایسے مضامین سے نااتفاقی پھیلانا مناسب اور ملک کیلئے مفید خیال کرتے ہیں۔ تو

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہے

کیا پنڈت صاحب سے با ادب دریافت کرتے ہیں کہ پونا کانگرس کی تعلیم یافتہ پارٹی میں کون بدمعاش مسلمان گھس آیا تھا۔ اسی طرح اسی اخبار ہندوستان میں اس پہلے نوٹ کے ساتھ ہی ایک اور نوٹ زیر عنوان ایک اور ہنگامہ شایع ہوا ہے اور وہ یہ ہے

"[illegible] میں ایک مسلمان نے کسی ہندو دوکاندار کے لڑکے پر اینٹ چلائی۔ ان کے درمیان لڑائی ہو پڑی۔ مسلمانوں کی تعداد کثیر دوکان کے قریب جمع ہوگئی۔ اور اس غریب کی دوکان لوٹنے لگی۔ دوسرے دوکاندار خوف میں آکر وہاں اکٹھے ہوگئے تاکہ اس غریب کی مدد کر سکیں پھر تو فریقین میں لڑائی ہونے لگی جسمیں دو مسلمان زخمی ہوئے۔ پولیس کا تھانہ قریب ہی ہے مگر کسی نے بھی کچھ خبر نہیں لی۔ جب سب لوگ لڑ جھگڑ کر اپنے گھر گئے۔ تب کانسٹبل موقع کی جگہ پر آنے لگے۔ تحقیقات ہو رہی ہے۔"

اس نوٹ میں بھی پنڈت صاحب کو غریب دوکاندار ہی دو ظالم اور چار مسلمان زخمی ہو گئے۔ اور غریب دوکانداروں کا بال بیکا نہ ہوا مسلمان درحقیقت بدمعاش اور مفسد ہیں کہ جہاں کہیں لڑائی ہوتی ہے زخمی ہو جاتے ہیں۔ ہندوستان شکایت کرتا ہے کہ پولیس کانسٹبل دیر میں آئے شاید یہ کانسٹبل اسی قسم کے لوٹے لنگڑے مسلمان ہونگے۔
ہم اپنے منصف مزاج ہندو بھائیوں سے انصاف چاہتے ہیں کہ کیا اس قسم کی تحریرات سے ملک کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

(زمیندار)

قرآن کے منجانب اللہ ہونے کی ایک دلیل

اور

حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک اور نظارہ

جب سے قرآن شریف کو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے اس کے منجانب اللہ ہونے کے وقتاً فوقتاً ایسے ایسے زبردست دلائل اللہ تعالیٰ نے پیش کئے ہیں کہ مخالف و معاند کو بھی کئی ایک بار سرنگون ہو کر اپنے خائب و خاسر ہونے کا اقرار کرنا پڑا۔ قرآن کی مثل لا سکنے پر قادر ہونے کا نشان تو اب ایسا نہیں رہا جو اسکی نسبت کوئی چون و چرا کر سکے کیونکہ خدا کے برگزیدہ مسیح کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں بھی وہ وہ دلائل پیش کئے کہ جبے پوشوں اور فضیلت کی پگڑیاں باندھنے والے بھی ایسے عاجز اور خاموش ہوئے کہ گویا عربی کبھی انہوں نے پڑھی ہی نہیں اس سے ایک نکتہ رس اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے وقت کے منکرین نے بھی ایسے ہی بحر ندامت میں غرق ہو کر اپنی عجز و انکساری کا ثبوت دیا ہوگا۔ دیکھو! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیطرف سے کسقدر کتب عربی میں شائع ہوئیں اور انکی مثل لانے پر باوجودیکہ ایک معقول رقم دینے کا وعدہ کیا گیا مگر ہرگز ہرگز اسکی مثل لانے کی ان مولویوں اور جبہ پوشوں کو جرأت نہ ہو سکی حالانکہ یہ لوگ خود اقرار کرتے رہتے ہیں کہ مرزا ایک اردو نویس منشی ہے وہ عربی کو کیا جانے مگر اب اس اردو نویس کی عربی دانی نے ان کا ایسا کافیہ تنگ کیا کہ ان کے منہ پر گویا مہر خاموشی لگ گئی۔ خیر یہ بھی ایک بڑی زبردست دلیل قرآن کے منجانب اللہ ہونے کی ہے مگر اسوقت ہمارے زیر نظر ذیل کی دلیل پیش کرنی ہے۔ قرآن کا دعویٰ ہے کہ

من اظلم ممن افترى على الله كذبا او كذب باياته انه لا يفلح الظالمون

یعنے اس سے بڑھکر اور کون ظالم ہے جو اللہ پر افترا کرے یا آیات اللہ کی تکذیب کرے بیشک نہیں کہ ایسے ظالم کامیاب نہیں ہوا کرتے۔

دوستو! پیارو! عزیزو! یہ ایک دعوےٰ تھا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی کلام الٰہی نے پیش کیا تھا جسکو مخالف و معاند افترا علے اللہ کے بجز اور کچھ وقعت نہ دیتے تھے۔ مگر اسکی صداقت نے اس کے کلام الٰہی ہونے پر مہر لگائی اور ثابت کر دیا کہ دراصل یہ اس ہی منہ سے نکلی ہوئی بات ہے جو اس کا نازل کرنے والا ہے۔ آنحضرت صلعم کے وقت میں اس آیت نے جو کچھ اپنی صداقت اور منجانب اللہ ہونے کے نشان دکھا دیئے وہ سب اگر بیان کرنے لگوں تو ممکن نہیں کہ مضمون مضمون رہے بلکہ ایک اچھا خاصہ رسالہ ہو جاوے گا جس کے لئے کہ نہ تو مجھ کو فرصت ہے اور نہ اخبار کے کالموں میں جگہ ہے۔ مگر وہ ایک چاہتا ہوں کہ دو تین [illegible] کے آگے کچھ نہ کچھ اس کا نمونہ پیش کیا جاوے۔ یہ اہم [illegible]

دوستوں کو مسیح موعود علیہ السلام کے ایک سیاہ منکر کا وہ قرار سناتے ہیں جو اس نے کر کے اس آیت کی صداقت اور مسیح موعود کے منجانب اللہ ہونیکا ثبوت دیا ہے۔ یہ امر تو ہمارے دوستوں سے پوشیدہ نہیں کہ اس آیت شریفہ نے جو دعوی کیا ہے اس کے دو پہلو زیر نظر ہیں کہ ایک تو مفتری علے اللہ کامیاب نہیں ہوتا دوسرے آیات اللہ کا منکر کامیابی کا منہ ہرگز ہرگز نہیں دیکھتا۔ اب یہ دیکھنا چاہیے کہ حضرت تقدس مآب سیدنا مرزا صاحب کا دعوی ہے کہ وہ مامور من اللہ ہیں مسیح موعود و مہدی معہود ہیں مگر دوسری طرف منکروں معاندوں کا یہ اقرار ہے کہ حضرت اقدس جری اللہ مفتری علے اللہ ہیں قطع نظر افترا کی حد کے یہ خیال کرنا ضروری امر ہے کہ حضرت مسیحیت مآب کا دعوی ہے کہ سارا جہان بھی ملکر مجھکو مٹانا چاہے تو میں نہ مٹوں گا اور نہ تباہ ہونگا کیونکہ میں خدا کیطرف سے ہوں میرے لئے بد دعا کرنیوالے اور میری موت کی دعا مانگنے والے خود ہلاک و تباہ ہونگے۔ ایکطرف تو اس کا دعوے ہے جو مامور من اللہ ہے جسمیں ایسے اعلی درجہ کی استقامت پائی جاتی ہے کہ جھوٹے شخص میں ہرگز نہیں پائی جا سکتی۔ مگر ہم دوسری طرف اس کے مخالفوں میں سے ایک سیاہ مخالف کو اقرار کرتا ہوا پاتے ہیں کہ قادیانی کے مقابل جسقدر کوششیں ہو رہی ہیں حقیقت میں کافی سے زیادہ ہیں مگر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ان سے کوئی کام اور دیرپا فائدہ نہیں ہوتا۔

اب انصاف پسند اور غیور طبیعت بتاسکے کہ اس سے بڑھکر اور کیا عجز و انکساری کی تصویر کھینچی جا سکتی ہے کہ مخالف و معاند اپنی ناکامی اور نامرادی کا خود اقرار کرتا ہے کہ دراصل ہم جسقدر کوشش کر رہے ہیں وہ کام اور دیرپا فائدہ سے محض خالی ہیں یا بالفاظ دیگر یہ کہ وہ محض کھوکھلی باتیں ہیں جس کا اثر کچھ نہیں۔

پیارے بھائیو! کیا اس سے خدا کے جری کی کامیاب زندگی کا نظارہ نظر نہیں آتا کہ کیونکر بالآخر اس کے مخالفوں کو اپنی حرمان نصیبی کا اقرار کرنا پڑا۔ ایکطرف حضرت تقدس مآب مسیح موعود علیہ السلام کے استقلال اور اولوالعزمی کو مشاہدہ کرو اور اس وثوق اور ایمان باللہ پر نظر کرو جس کا آپ وقتاً فوقتاً نمونہ پیش کرتے رہتے ہیں۔ اور دوسری طرف اسبات کو نظر کے سامنے لاؤ اور ایمان سے خدا کو حاضر و ناظر کر کے بتلاؤ کہ اس صریح نشان کے ہوتے بھی کیا کسی اور نشان کی ضرورت ایک طالب صادق کو ہو سکتی ہے؟ یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ عقلمند کو اشارہ ہی کافی ہو سکتا ہے۔ میرے نزدیک حضور کی صداقت اور قرآن کے منجانب اللہ ہونے کی یہ بڑی دلیل ہے کہ جو قرآن نے دعوی کیا تھا کہ آیات اللہ کا منکر کامیاب نہیں ہوتا وہ سچ کر دکھایا اور ایسا سچ کر دکھایا کہ خود منکر کو اقرار کرنا پڑا کہ فی الواقع ان کی کوششیں اور محنتیں ناکامی اور نامرادی کا صریح نشان ہیں۔

محمد حسین مہور چھاونی

ڈاکہ زنی قابل توجہ پولیس گورداسپور

۱۴ اکتوبر ۱۹۰۷ء کی شام کو بٹالہ سٹیشن سے ۶ بجے کی گاڑی میں گورداسپور سے اتر کر خاکسار ایڈیٹر الحکم یکہ میں قادیان کو آرہا تھا کہ ۹ بجے قریب نہر کے کنوئیں پر جہاں ایک مختصر سا مکان بھی بنا ہوا ہے چار آدمی نظر آئے۔ جب یکہ نہر کے پل سے گذر کر اس راستہ کے ٹکڑ پر پہونچا جو موضع چھینے کو جاتا ہے تو دو آدمی ان میں سے آملے اور تھوڑی دور تک باتیں کرتے گئے اور آخر انہوں نے یکہ پکڑ لیا اور آلہ چھوی کے ذریعہ مجھ پر حملہ کیا خدا تعالےٰ کے فضل سے میں اس ضرب سے محفوظ رہا کیونکہ وہ چھوی الٹی ہو کر یکہ کے ڈنڈے اور رستے سے لگ کر میری کہنی اور گردے پر لگی اور بالآخر انہوں نے میری ... لیکر دو روپیہ ۶ پائی نقد ایک صدری اور ایک تولیہ مجھ سے اور ایک پگڑی اور چادر یکہ والے سے چھین لی۔ جس مقام پر مجھ پر یہ حملہ کیا گیا اس مقام پر اکثر اس قسم کی وارداتوں کی شکایتیں سننے میں آیا کرتی ہیں۔ اس قسم کی سینہ زوری اس سڑک پر بہت خطرناک معاملہ ہے کیونکہ ہماری جماعت کے اکثر یکے رات کو اور اکثر لوگ پیادہ پا قادیان آتے رہتے ہیں۔ جناب سب انسپکٹر صاحب بٹالہ اس واقعہ کی اطلاع پاتے ہی فوراً موقع پر پہنچ گئے۔ اور انہوں نے کامل تفتیش کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ میاں خدا بخش صاحب ایک مشہور متدین اور مستعد پولیس افیسر ہیں وہ میری کسی تعریف کا محتاج نہیں اسکی دیانتداری اور راستبازی اسکے اعلےٰ افسروں تک مسلم ہے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ انکی اور ان کے ماتحتوں کی سعی اور توجہ اس معاملہ کو روز روشن میں لے آئیگی۔ اور اصلیت کھل جاویگی مفصل حالات پھر لکھونگا۔ اسوقت میں اپنی جماعت کے ان احباب کو مطلع کرنا چاہتا ہوں جو علی العموم رات کو آیا جایا کرتے ہیں کہ وہ آئندہ احتیاط سے کام لیں کچھ ہرج نہیں ہے اگر وہ بٹالہ میں صبح کو روانہ ہوا کریں اگرچہ ان کا شوق اور ارادت انہیں کھینچے لئے آتی ہے مگر لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ بھی ارشاد الٰہی ہے مجھے یقین ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے میاں خدا بخش سب انسپکٹر بٹالہ کی توجہ اس راستہ کو خطرناک نہیں رہنے دیگی تاہم احتیاط ضروری ہے۔

پوسٹماسٹر گورداسپور کے مظالم کی داستان

میں نے الحکم کی گذشتہ اشاعت میں ایک مختصر سا نوٹ پوسٹماسٹر گورداسپور کے متعلق درج کیا تھا اور میرا خیال تھا کہ وہ اپنے طریق کو بدل کر اپنے ماتحتوں اور ہمعصروں میں ہردلعزیزی پیدا کرنیکی سعی کرینگے مگر انہیں شاید اسکی ضرورت اور حاجت نہیں مگر میں یقین رکھتا ہوں کہ پوسٹماسٹر گورداسپور نے اگر اپنے طرز عمل کو نہ بدلا اور یہ پارٹی فیلنگ کی روح جو وہ پیدا کر رہے ہیں اسکو نہ چھوڑا تو اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوگا بہرحال ان شکایتوں کو جو میرے پاس آرہی ہیں سلسلہ وار درج کرونگا۔ اگر لالہ تاراچند صاحب ان شکایتوں کا کوئی جواب رکھتے ہیں تو انہیں اختیار ہے کہ وہ میرے پاس بھیجدیں میں اسے بھی درج کر دونگا میں افسر ڈویژن کے سپرنٹنڈنٹ صاحب اور جناب پوسٹماسٹر جنرل صاحب بہادر کو توجہ دلاتا ہوں کہ ان شکایتوں کی ضرور تحقیقات ہونی چاہئے جو پوسٹماسٹر گورداسپور کے خلاف کیجاتی ہیں۔ اور چونکہ لالہ تاراچند نے ایک پارٹی بنائی ہوئی ہے اسلئے جبتک انکی تبدیلی یہاں سے نہ ہوگی ممکن نہیں کہ اصلاح ہو سکے۔ میں آج چند سوالات پوسٹماسٹر صاحب گورداسپور سے پوچھنا چاہتا ہوں اور ان کا جواب بعض معاملات پر خاص روشنی ڈالیگا۔

(۱) کیا یہ سچ ہے کہ رودیا داری پوسٹماسٹر گورداسپور کی روٹی پکاتا رہا ہے اور اس خدمت کے صلہ میں بدوں داخل کرنے ضمانت کے اس نے چٹھی رسانی کا کام کیا ہے۔ اور یہ بھی کہ اسکی عمر پچیس سال سے زیادہ ہے۔

(۲) کیا یہ سچ ہے کہ پوسٹ ماسٹر گورداسپور نے بلونت سنگھ دیہاتی چٹھی رساں سے دو روپیہ کا گھی منگوایا اور اسکی قیمت مانگنے پر اظہار ناراضی کیا؟

(۳) کیا یہ سچ ہے کہ عداوت کی وجہ سے لالہ تاراچند نے پولیس گورداسپور کو غلام قادر دیہاتی چٹھی رساں کی نگرانی کیلئے لکھا؟ اور کیا وہ ایسا کرنے کے مجاز تھے؟

(۴) کیا یہ سچ ہے کہ ۲۰ جولائی ۱۹۰۷ء کو پوسٹماسٹر صاحب ڈاک گاڑی پر نہر کے پل پر سیر کرنے کیلئے گئے جس گاڑی کے ذاتی طور پر استعمال کرنیکی انہیں اجازت نہیں ہے؟

فی الحال یہ چار سوالات جواب طلب شائع کئے جاتے ہیں ان کے جواب اگر پوسٹماسٹر صاحب دینگے تو بہتر ہے ورنہ میں خود واقعات کی بنا پر ان سوالات کا جواب معہ صاحب پوسٹماسٹر جنرل بہادر کی توجہ کیلئے شائع کرونگا۔

کارخانہ الحکم میں مشین پہنچ گئی

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور محض اسکی تائید اور توفیق سے آخر وہ آرزو بھی پوری ہوگئی جو دو سال پیشتر الحکم کے ذریعہ میں نے ظاہر کی تھی کہ چھپائی کی اسکے دن کی مشکلات کو آسان کرنے کے لئے مشین کا آنا ضروری ہے بہر اوقات مختلف دنیا میں اس ضرورت کو ظاہر کرتا رہا بعض وقت میرے ان خیالات پر ہنسی اور ... کیا گیا آخر خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے اسکے لئے راہ کھولدی اور پہلی مشین ... کی کارخانہ الحکم میں ۱۵ اور ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۷ء کو پہنچ گئی والحمد للہ علیٰ ذالک انگریزی پریس کے لئے ٹائپ کی ایک مشین کا آرڈر دیدیا ہوا ہے اس ... اخیر ... پہنچ جانیکی توقع ہے اور ایسا ہی تار کے ذریعہ ... کی مشین اور کتابوں اور رسالوں کے کاٹنے کی مشین کیلئے بھی آرڈر دیا جا چکا ہے اسطرح میں خدا کے فضل وکرم پر بھروسہ کرکے یقین رکھتا ہوں کہ انشاءاللہ وہ وقت قریب ہے کہ کارخانہ الحکم میں انگریزی اور فارسی اور سلائی اور کٹائی کی مشینیں کام کرتی نظر آئینگی میں ابھی نہیں بتا سکتا کہ کارخانہ اب کیا کام کریگا مگر خدا کے فضل پر بہت بڑی امیدیں ہیں کہ پریس کے متعلق قومی ضروریات کو پورا کرنیکی کوشش کیجائیگی اسمیں برکت ڈالنا اور اسکی توفیق دینا اللہ تعالیٰ ہی کے فضل پر موقوف ہے جو کچھ ہوا اسی کے فضل سے ہوا اور جو کچھ ہوگا اسی کے کرم سے ہوگا سرپرستان الحکم اپنے پیارے الحکم کی توسیع اشاعت کیلئے پوری سعی کریں اور مشین کیلئے کام مہیا کرنیکی فکر۔ خدا کرے کہ ہمارے کاروبار میں اسکی عظمت اور جلال کا اظہار اور اس کے پاک رسول کی صداقت اور جلالت شان کی اشاعت

الہامات

۸- اکتوبر ۱۹۰۶ء - خیر اور نصرت اور فتح انشاء اللہ تعالےٰ۔

۲- وما منّا الّا لہ مقام معلوم۔

ترجمہ - اور ہم میں سے ہر ایک کے واسطے ایک مقام معلوم ہے۔

۳- ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء۔

ترجمہ - تجھے وہ لوگ مدد دیں گے جنکو ہم آسمان سے وحی کریں گے۔

۴- قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا

ترجمہ - اس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا اور وہ نامراد ہوا جس نے اس کو گاڑ دیا۔

۵- وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا

ترجمہ - اور ہم کسی بستی پر عذاب نہیں لاتے جب تک کہ اس میں رسول نہ بھیج لیں۔

۶- حنیف مسیح -

۱۶ر اکتوبر ۱۹۰۶ء انی انا الرحمٰن - لا یخزی عبدی و لا یُھان - عشقک قائمٌ و ملکک دائمٌ

قصیدہ مدحیہ در شان امام ہمام عالیجناب المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام متضمن بر خیلے از احوال عاشقان آنجناب از غلام غلامان حضرت صاحب

خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور

ندارم احتیاج شہر یارے
شدم فارغ ز شاہان زمانہ
گدا یانہ بکویش اوفتادم
دلم - رم کردہ از آہو نگاہاں
سلامم دہ - بزلف تابداران
چہ دانی حال ما اے خشک [illegible]
جنون عشق او شد عقل عقلم
علاج دردِ من شد درد عشقش
بیا بنشین بہ پیش دردِ مستان
درینجا نام بیمارے شفا ہست
بیان شد ز آنکہ سرّ حقیقت
بچشم ناکساں یک سادہ [illegible]
ز سیم و زر تہی دستے بظاہر

گرہ [illegible] امیدوار
[illegible]
ندارم پیش شہر یارے [illegible]
[illegible] عنایت کردہ یارے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اگر [illegible] ہوشیارے
[illegible]
[illegible]
مگر [illegible]
مگر [illegible] نگارے

کسے کو ذوق [illegible] شد [illegible]
ز اقبال زمان شد رستگارے

الا اے منکر از شان مسیحا
شفا [illegible]

بیا بشنو ز من احوال [illegible]
شدہ [illegible]

ہلاکت شد دم او بہر اغیار
گمر آب حیاتے بہر یارے
ز دستش حل مشکلہائے مردم
ز انفاسش شود گلزار نارے
ز نطقش سحر ملایاں شکستہ
عصا شد - خامہ او بہر مارے
ز علم دنیوی - نا آشنائے
نگر اسرار حق را رازدارے
ز دنیائے دنی چون تافتہ رو
کند دنیا بر ویش جان نثارے
غم روزے خور و جان عزیزت
کفیل او شدہ پروردگارے
ز ہر خوشہ رساند خرمن او را
بیارد نعمتے از ہر دیارے
نشان بے نشانے گر بجوئی
بیا کن مجلسے با آن نگارے
بسے دیگیت نشاں خارج ز عادت
خداوند کہ من دیدم ہزارے
چو آید بر لبش حرف دعائے
قضائے آسمان گوید کہ آرے

دعائے او - قضائے آسمانی
برائے آسمان شدہ ہر صعب کارے

ز اخلاق کریم او چہ گویم
درین آوان نبی را یادگارے
بہ شفقت از پدر افزوں ترآمد
بمہرش مہر مادر ہیچ کارے
بخدمت جاکرو - دردِ دستیارش
رفیق و مونس و غمخوار و یارے
ترحم مے کند بر دشمنان ہم
پئے ایمان شاں است اشکبارے

برافت مسلم و کافر برابر
پئے اغیار و یارے غمگسارے

مثال عالم و متخذ از دنیا
مگر در کار دیں خدمت گذارے
غم اسلام [illegible] عیانش
دو چشمانش پئے دیں اشکبارے
شمار ای دشمن را دشمن دیں
بدیں حاصل است تف ای بد شعارے

مثال عالم تو آمد ہمچو قرآن
کتابے چند بر پشت حمارے

بشنو یک نکتہ از من کہ کافی است
اگر باشی عقیل و ہوشیارے
بزعم تو کسے کو حق پرست است
خدا کردہ چرا رسوا و خوارے
خدا آن کس کہ دانی دشمن دیں
بہر موطن ہموں شد کامگارے
با ایام وفاد ست تقضا بیں
با و شدیا بخصمش سازگارے
خدا را مفتری گماں تو دیدی
کے شد با عدوے خویش یارے
اگر او مفتری بودے و کذاب
بروزے چند گشتے سخت خوارے
مگر کارش بہر دم در ترقیست
خدا در نصرتش چوں دوستدارے
زمان او فزوں از بستو ہشد
چرا از وحی اش مخاطب کردیارے
چو ایں کذب است حیرانم چہ گوئی
بشان آن رسول کردگارے

مگر تو طمع و ہیں گاہے نخواندے
چہ شد عقل ترا اے ہوشیارے

خدا را توبہ کن زیں فسق و عصیاں
بترس از اخذ آں غیرت شعارے
کہ او طاعون را کردہ مسلط
بر آں کو سینہ اش پر از نقارے
بلاہائے دگر ہم کرد پیدا
خبر داد از بلا در ہر دیارے

بجائے تبس ہمال باید کہ باشد
امام وقت را خدمت گذارے

الا اے مرغ طبع این چہ بینم
ثنا و دعا تعبیر این عالم قرارے

مگر او ج کمالے سکنت بود
ازیں پستی خدا را یک فرارے

(باقی آئندہ)

بھیڑ چال

مندرجہ بالا عنوان میں نے اس واسطے رکھا ہے کہ بعض کیا اکثر لوگ محض رسوم کے پابند ہوتے ہیں اور اتنا حوصلہ نہیں رکھتے کہ تھوڑی سی مردانگی سے کام لیکر اپنے دل سے وہ میل دھو ڈالیں جو ان کو ذریوک بنائے رکھتی ہے۔ اسی واسطے بجائے اس کے کہ وہ کسی بدرسم کو دور کریں اور استقلال سے اس کا مقابلہ کریں خود بخود ہی ایسی بیہودہ رسومات کے سیلاب میں گر کر غرق ہو جاتے ہیں اور یہاں تک نیچے چلے جاتے ہیں کہ آخر خود ہی اس بدرسم کی ایک بنیاد بن جاتے ہیں جیسے عام لوگ باتوں ہی باتوں میں ایک مضبوط دیوار قائم کر لیتے ہیں جس کا گرانا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اصل میں اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ بعض لوگ دنیا میں بھیڑ چال چلا کرتے ہیں اور اس بات کی طرف ان کا ذہن کبھی بھی منتقل نہیں ہوتا اور ان کے وہم میں بھی یہ بات نہیں گذرتی کہ اصلیت کو ڈھونڈیں۔ اور رسومات سے الگ ہو کر تھوڑی دیر کے لئے حقیقت پر غور کریں۔ آجکل رمضان کا مہینہ ہے۔ اور ایمانداروں کے لئے بڑی خیر و برکت کا مہینہ ہے۔ مگر افسوس کہ بعض نام کے مسلمانوں کو یہ مہینہ ایک قسم کی قید معلوم ہوتا ہے۔ اور تقریباً ۱/۳ حصہ سے زیادہ ایسے رسمی مسلمان ہوں گے جو حقیقت میں بے روزہ ہوتے ہیں۔ مگر جو روزہ دار بھی ہیں ان میں سے بھی بعض کی عجیب حالت ہو رہی ہے۔ وہ خواہ بیمار ہو جائیں غشی پر غشی ہو مرنے لگیں مگر روزہ رکھیں گے اور ضرور رکھینگے۔ ایسے ہی اپنے خیال کیا سفر ہو واقف کار لوگ موجود ہوں صبح سے لیکر شام تک سفر کرتے رہینگے۔ مگر روزہ نہیں چھوڑینگے اور بڑے فخر سے بیان کرینگے کہ باوجودیکہ ہم چند دن سے بیمار تھے مگر روزہ نہیں چھوڑا اور بار بار غش پڑ بیٹھیں ماریں گئے کہ ہم نے اتنے میل سفر کیا مگر ذرہ پرواہ نہیں کی باوجودیکہ فلاں فلاں بے وقوف ہمیں منع کرتے رہے کہ روزہ چھوڑ دو سفر میں روزہ جائز نہیں مگر ہمیں کوئی تکلیف نہ تھی۔ ایسے ایسے بہانوں سے ہم روزہ نہیں چھوڑ سکتے اور نہ ہی ماہ رمضان کے بعد ان دنوں کی گنتی کو پورا کر سکتے ہیں۔ اور نہ صرف یہی بلکہ سمجھانے والوں کو طرح طرح کی صلواتیں بھیجتے اور عجیب عجیب القابوں سے یاد کرتے ہیں۔ اصل میں یہ وہی لوگ ہوتے ہیں جو بھیڑ چال چلنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ اس بات سے ان کو کوئی غرض نہیں ہوتی کہ خدا بھی ہمارے اس فعل سے راضی ہے یا نہیں وہ تو اپنے آپ کو روزہ دار کہلوانا چاہتے ہیں۔ خواہ خدا کے حکم کی فرمانبرداری ہو یا نہ ہو۔ ہم لوگوں کو چاہیئے کہ اپنی مرضی کو چھوڑ کر خدا کی مرضی پر چلنے کی کوشش کریں۔ اور ہر ایک کام سے پہلے سوچ لیا کریں کہ خدا کیا فرماتا ہے۔ کیا لوگ کیا کہتے ہیں۔ فقط

محمد ظہیر الدین

مسلمانوں کی بے تعصبی

یہود اور دولت عثمانیہ

مسلمانوں کی بے تعصبی کے متعلق بہت سے تاریخی واقعات اس طرز حکومت کے پیش کئے جا چکے ہیں جو مدت ہوئی مٹ چکی ہے مگر اس وقت ہم ایک موجودہ اسلامی سلطنت کی بے تعصبی دکھانا چاہتے ہیں یعنی دولت عثمانیہ کا اپنی یہودی رعایا کے ساتھ کیا برتاؤ رہا ہے؟ اس مضمون کا موضوع ہے + موجودہ زمانہ میں دولت عثمانیہ ایشیائے کوچک۔ شام۔ عراق۔ طرابلس الغرب اور چند جزیروں پر مرکب ہے۔ دولت عثمانیہ کے پہلے طرابلس کے سوا یہ تمام ملک روما کے ہاتھ میں تھے۔ اسوقت دارالسلطنت قسطنطنیہ تھا۔ سلطنت کا مذہب عیسائیت تھا۔ اور زبان یونانی تھی۔

سنہ عیسوی کی ابتدا میں ان ملکوں میں سلانیک۔ اتھینا۔ کورنت۔ قبرص۔ دمشق۔ انطاکیہ۔ قونیہ وغیرہ میں یہودیوں کے بہت سے فرقے آباد تھے۔ یہ مقامات گو اب ویران ہیں یا چھوٹے دیہات ہیں مگر اس سے پہلے وہ بڑے آباد شہر تھے۔ یہودیوں کی اصلی زبان تو عبرانی ہے مگر یہاں جو یہودی آباد ہو گئے تھے انکی دوسری زبان یونانی تھی۔ یونانی زبان کا ان میں اتنا رواج ہو گیا تھا کہ وہ مذہبی عبادات بھی اسی زبان میں ادا کرتے تھے علوم اسی زبان میں سیکھتے تھے لیکن عبرانی کی تعلیم بھی جاری تھی۔ یہودیوں کے قسطنطنیہ میں مدارس تھے جہاں علمائے یہود۔ تورات۔ تلمود۔ حساب۔ ہندسہ۔ جبر۔ ہیئات موسیقی کی تعلیم دیتے تھے۔

بنجامین۔ طلیطلہ (ٹالیڈو) کا ایک مشہور قدیم سیاح ہے۔ اس نے سنہ ۱۰۶۶ء میں مشرق کا سفر کیا تھا۔ اس نے اس سلطنت کے متعلق بیان کیا ہے کہ یہاں ... ۱۵ یہود آباد ہیں جن میں سے ... ۲۵ صرف قسطنطنیہ میں رہتے ہیں + ترکوں کی سلطنت جب تیرھویں صدی عیسوی میں وسیع ہونے لگی۔ تو جہاں یہ پہونچے۔ یہودیوں کو انہوں نے زیر حمایت لے لیا۔ ترکی سلطنت کی ابتدا میں ترکوں کا پایہ تخت بروسہ تھا وہاں بہت سے یہودی ترکوں کے زیر سایہ رہتے تھے۔ ہر ایک سے سلطنت سالانہ جزیہ (ٹیکس) لیتی تھی۔ خاخام باشی وہاں ایک عہدہ تھا جس کا فرض یہ تھا کہ وہ ان جزیوں کو جمع کر کے بیت المال میں داخل کر دے۔ اس تھوڑی سی مقدار جزیہ کے عوض میں انکو ہر قسم کی راحت اور آزادی حاصل تھی۔ تجارت۔ زراعت۔ زمینداری اور ہر قسم کے پیشوں کی انکو عام اجازت تھی۔ ملک کے ہر حصہ میں بغیر کسی مخالفت کے وہ سفر کر سکتے تھے سنہ ۱۴۵۳ء میں دولت عثمانیہ نے ادرنہ اور قسطنطنیہ پر قبضہ کر لیا۔ ان دنوں کثرت سے یہودی ہجرت کر کے آئے تھے سلطان محمد فاتح قسطنطنیہ نے قسطنطنیہ کے بطریق کو رتبہ دے کر اسکو تمام یہودیوں کا مذہبی سرگروہ منتخب کیا۔ اور خاخام باشی کا اس کا خطاب دیا۔ بطریق روم کی طرح اسکو بھی مجلس وزراء میں آنے کی عام اجازت عطا کی۔ اور یہاں تک اسکی عزت ملحوظ رکھی گئی کہ اعزازی مجلسوں میں اسکی کرسی تخت کے داہنی جانب ہوتی تھی۔

پندرہ صدی عیسوی میں اسپینیوں نے یہود کو جب اسپین سے جلا وطن کر دیا تو ان کا ایک بڑا حصہ ممالک عثمانیہ ہی میں آکر آباد ہوا۔ یہودیوں میں اب تک یہ جلا وطنی ہجرت کبریٰ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ گروہ قسطنطنیہ سلانیک اور بلقان کے جزیرہ نما میں آکر آباد ہوا۔ کچھ لوگ ایشیائے کوچک کو بڑا عظم اور فلسطین مصر وغیرہ میں آکر بسے۔ مصر اور فلسطین اس وقت تک ترکی دائرہ حکومت میں شامل نہ تہا۔ اسوقت عنان حکومت بایزید کے ہاتھ میں تہی۔ جو سلطان محمد فاتح کا بیٹا تہا۔ سلطان بایزید بڑا مدبر اور بڑے جبروت کا بادشاہ گذرا ہے اسپین سے بلاد عثمانیہ میں یہودیوں کی ہجرت دیکھکر یہ بہت خوش ہوتا تہا اسکی خوشی اور مسرت کا اس سے اندازہ ہوگا کہ ایک دن اس نے اپنے خاص وزراء سے کہا کہ تم کہا کرتے تہے کہ اسپین کا بادشاہ فرڈنیڈ بڑا عاقل ہے کیا یہ عاقل بادشاہ وہی ہے جو اپنا ملک تباہ کر کے میرا ملک آباد کر رہا ہے ان مہاجرین کی کثرت اتنی ہوئی کہ خود یہاں کے خاص یہود بہی ان لوگوں سے متاثر ہوگئے۔ اسی لئے آج ممالک عثمانیہ میں کم کوئی ایسا یہودی ہوگا جسکی زبان پر ایک دو اسپینی زبان کا لفظ نہ ہو۔

عثمانی حکومت کے زیر سایہ یہود اسی عیش و آرام سے رہے۔ جیسے وہ اندلس کی عربی سلطنت میں رہے تہے۔ یہودیوں کی بدولت ممالک عثمانیہ میں صنعت و حرفت کو بڑی ترقی ہوئی۔ توپ۔ بارود کی صنعت یہی لوگ بلاد عثمانیہ میں لائے جہاں یہ آباد ہوئے تجارت کو خوب وسعت دی سلطنت کو انپر بڑا اعتماد تہا۔ ترجمانی جیسا سخت ذمہ داری کا عہدہ انہیں لوگوں کے لئے مخصوص تہا۔ کیونکہ یہ لوگ عموماً چند زبانوں میں ماہر ہوتے تہے۔ ان مہاجرین یہود میں ایسے افراد بہی کثرت سے تہے جنہوں نے اندلس میں طب حاصل کی تہی جب ممالک عثمانیہ میں انہوں نے سکونت اختیار کی تو یہاں انہوں نے طبابت شروع کر دی جس سے ان کو بڑا فروغ حاصل ہوا۔

سلاطین عثمانیہ نے ان لوگوں پر جو شاہانہ عنایتیں کیں انکا ایک شمہ یہ ہے کہ سلطان مراد خان دوم کا خاص طبیب اسحٰق نام ایک یہودی تہا۔ سلطان اسکی بڑی عزت کرتا تہا۔ پاشا کے خطاب سے بہی سرفراز تہا۔ سلطان محمد فاتح کا بہی خاص طبیب موسیٰ ہاموں اندلسی یہودی تہا۔ اسکی اولاد اب تک ممالک عثمانیہ میں باقی ہے۔ اسوقت تک انکا یہ احترام ہے کہ وہ جزیہ سے سبکدوش ہیں۔ سترہویں صدی عیسوی یہود کے لئے ایک ممتاز صدی ہے جسمیں بہت سے یہودیوں نے ملک میں بڑے بڑے درجے حاصل کئے۔ محکمہ مال کے معتمد مقرر ہوئے۔

سلطنت عثمانیہ کے یہودی رعایا کی تاریخ میں ایک اہم واقعہ یہ ہے جس سے معلوم ہوگا کہ سلطان کا یہودیوں کیساتہ کتنا عنایت آمیز برتاؤ ہے۔ سترہویں صدی ہجری میں یہودیوں میں ایک مدعی مسیحیت گروہ میں مدعی سلطنت پیدا ہوا۔ یہ ایک بہت ہی معمولی سا آدمی تہا۔ اسکا باپ کسی انگریزی کمپنی میں دلال تہا۔ چند سال پہلے مقتدایان یہود نے یہ پیشگوئی کی تہی کہ آغاز عالم سے ۵۴۲۶ سال بعد ۱۶۶۶ء میں مسیح موعود ظاہر ہوگا۔ اس حیلہ سے اس نے ادعائے مسیحیت کیا اور اپنی کو مسیح موعود ظاہر کیا۔ یہ شخص گورا اور بہت خوبصورت تہا عزلت نشینی زیادہ پسند کرتا تہا روزہ بہت رکہتا تہا۔ ہمیشہ دریا کے پانی سے غسل کیا کرتا تہا۔

ایک مدت تک یہ اسی طرح عزلت نشین رہا۔ پہر اس نے ایکدن ازمیر کے کنیسہ میں اپنی مسیحیت کا اعلان کیا۔ لوگ دشمن ہوگئے یہ یہاں سے سلانیک چلا گیا اور وہاں اس نے لوگوں کو اپنے جدید مذہب کی دعوت دی۔ بہت سے عوام اسکے حلقہ میں داخل ہوگئے۔ سیلانیک سے یہ قاہرہ گیا۔ قاہرہ میں اس نے ایک یہودی عورت سے جسکا نام سارہ تہا بیاہ کر لیا۔ قاہرہ سے کامیابی کے ساتہ بیت المقدس آیا اور یہاں ایک مدت تک اقامت کی۔ بیت المقدس سے پہر ازمیر چلا آیا یہود اس سے بڑی تعظیم کے ساتہ پیش آئے اور اب عام لوگ اسکو مسیح ماننے لگے۔ جب کبہی یہ گہر سے باہر نکلتا لوگ دوڑ دوڑ کر اس کے آگے حلقہ باندہ لیتے اور توراۃ کی آیتیں تلاوت کرنے لگتے سلطنت نے پہلے اسکو خفیف معاملہ سمجہکر اس سے کچہ تعرض نہیں کیا مگر ازمیر کے گورنر نے جب یہ دیکہا کہ روز بروز اس کا اقتدار بڑہتا جاتا ہے جو سیاسی حیثیت سے بالکل غیر مناسب ہے اس نے مسیح موعود کو گرفتار کر کے قسطنطنیہ بہیجدیا۔ قسطنطنیہ میں یہ مدتوں قید رہا لیکن کسی وجہ سے قسطنطنیہ سے نکالکر دردنیال کے قریب کسی قلعہ میں قید کر دیا گیا۔ مسیح کی اس بیچارگی پر بہی معتقدین ہمیشہ قید خانہ میں اسکی زیارت کو آتے تہے — — — اس قلعہ سے مصلحتاً ادرنہ کے قید خانہ میں بہیجدیا گیا۔ اتفاق سے اس وقت سلطان محمد چہارم بہیں مقیم تہا۔ سلطان نے مناسب سمجہا کہ اسکی مسیحیت کا امتحان کیا جائے۔

سلطان نے حکم دیا کہ مسیح موعود کو میرے سامنے ستون میں باندہ دو اور اسکو تیر مارو۔ اور مسیح موعود سے سلطان نے کہا کہ اگر تم واقع میں مسیح موعود ہو تو اس سے پہلے کہ ایک عالم کے لئے باعث فلاح ہو۔ اپنے آپ کو اس عذاب سے بچالو۔ جب اس نے رہائی کی کوئی تدبیر نہیں دیکہی اور ہر طرف سے اسکو مایوسی ہوگئی تو اسی وقت مسلمان ہوگیا اور اپنا نام محمد آفندی رکہا سلطان نے اس کے لئے ایک وظیفہ مقرر کر دیا۔ سارہ بہی مسلمان ہوگئی اس کا نام فاطمہ رکہا گیا۔

محمد آفندی چونکہ صرف اپنی جان کی حفاظت کے لئے مسلمان ہوا تہا۔ دل سے مسلمان نہیں ہوا تہا۔ اس لئے کبہی یہ مسجد میں آتا تہا اور کبہی کنیسہ میں ایک قدم مسجد میں تہا تو دوسرا کنیسہ میں۔ مسلمانوں کو اسکی یہ طرز روش پسند نہ آئی انہوں نے کچہ کرنا چاہا مگر سلطان نے اسی پر کفایت کی کہ اسکو ادرنہ کو دوسری طرف جلا وطن کر دیا بقیہ زندگی اس نے یہیں گذاری اور یہیں مرا۔ اس کے مرنے کے بعد اسکے کل معتقدین بہی مسلمان ہوگئے۔ اور سب نے سلانیک میں توطن اختیار کر لیا۔ ان لوگوں کی اولاد اب تک باقی ہے اور قریباً دس ہزار انکی اسوقت تعداد ہے۔ مگر اپنے مسیح موعود کیطرح نہ یہ مسلمان ہیں اور نہ یہ یہود ہیں مذبذبین بین ذلک لا الی ہؤلاء ولا الی ہؤلاء۔ ترک انکو مسلمان نہیں سمجہتے ان کو دوہمہ کہتے ہیں۔ خود دوہمہ بہی اپنے کو نہ مسلمان سمجہتے ہیں نہ یہودی نہ مسجد کی طرف ان کا قدم بڑہتا ہے اور نہ کنیسہ کی طرف مگر نام کو یہ مسلمان ضرور ہیں اپنا نام مسلمانوں ہی کے طریقہ کا محمد علی۔ وغیرہ رکہتے ہیں + لیکن جو لوگ خاص یہودی ہیں وہ ممالک عثمانیہ میں ایک یعنی انیسویں صدی تک بہت آرام اور آزادی سے رہتے ہیں اور اب تو اس ملک کا نظام قانون ہی بدل گیا۔ سلطانی فرامین اکثر صادر ہوتے رہتے ہیں کہ مغربی تمدن اختیار کیا جائے اور تمام رعایا میں بلاتفریق ملک و ملت مساوات ملحوظ رکہی جائے۔ اس حکم کے رو سے یہودیوں کو بہی وہی حقوق ہیں جو اور قوموں کے ہیں۔ ملکی فوجی ہر قسم کے عہدے ونیز یہود ممتاز ہیں بعض بعض یہودیوں نے بڑے بڑے عہدے حاصل کر لئے ہیں ممالک عثمانیہ میں یہودیوں کی تعداد ۴۷۲۰۰۰ ہے۔

سیلانیک میں ۷۵۰۰۰ قسطنطنیہ میں ۶۵۰۰۰ بیت المقدس میں ۴۰۰۰۰

ازمیر میں ۳۰۰۰۰ صنعا میں ۳۰۰۰۰ ادرنہ میں ۱۷۰۰۰

بغداد میں ۴۰۰۰۰ مختلف ممالک میں ۱۸۵۰۰۰

تمام دنیا کے یہودیوں نے ایک جو انجمن بنام الاتحاد الاسرائیلی العام قائم کی ہے اسکی وجہ سے ممالک عثمانیہ کے یہودی علوم و فنون میں طرز معاشرت میں بہت کچہ ترقی کر رہے ہیں۔ اس انجمن نے ایک سو میں مدرسے جابجا کہولے ہیں مگر قریباً ۵۰

242

حضرت مسیح موعود اور برٹش گورنمنٹ

میری ہمیشہ یہ خواہش رہی ہے کہ بعض ضروری مضامین کو جو سلسلہ عالیہ احمدیہ یا اس کے مقدس اور محترم بانی علیہ الصلوۃ والسلام کی لائف کا جزو اعظم ہیں یکجا کر دیا جاوے تاکہ وہ آئندہ مفید ثابت ہوں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مورخ کو سہولت اور آسانی ہو۔ علاوہ بریں ایسے یکجائی مضامین ایک خاص اہمیت اور اثر بھی پیدا کرتے ہیں چنانچہ میں نے اس سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر کے حصہ کو الگ الحکم میں جمع کرنا شروع کر دیا تھا اور ایک بڑا حصہ میں اس کا شائع کر چکا تھا کہ ایک دوست نے اس کو کتاب کی صورت میں شائع کرنے کا ارادہ کر لیا اس لئے میں نے اس کو وہیں رہنے دیا۔ ازاں بعد حضرت مسیح موعود کی تعلیم کو حضور کی مختلف تصانیف۔ اشتہاروں اور تقریروں سے لیکر پورے طور پر الحکم میں جمع کر دیا۔ اب میں مندرجہ بالا عنوان پر حضرت مسیح موعود کی تعلیم اور ہدایتوں کو جمع کرنا چاہتا ہوں جس سے ثابت ہو جاوے گا کہ حضرت مسیح موعود نے ہمیشہ گورنمنٹ برطانیہ کے متعلق اپنی جماعت اور دوسرے مسلمانوں کو کیا تعلیم دی ہے۔ میں اس حصہ میں اپنی طرف سے کسی قسم کے حاشیہ چڑھانے کی ضرورت نہیں سمجھتا بلکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ ہی کے الفاظ درج کروں گا۔ انشاءاللہ العزیز۔

مجھے اس امر کے اعادہ کی بھی یہاں ضرورت نہیں کہ حضرت اقدس حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود کا خاندان گورنمنٹ کا ایک وفادار دوست خاندان رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے اس اقتباس میں میں اس تحریر کا حوالہ دیتا جاؤں گا جہاں سے وہ لی گئی ہے۔ اس حصہ کو جمع کرنے کا ایک موجب حضرت حکیم الامۃ کی وہ تقریر بھی ہے جو آپ نے اس جلسہ میں کی تھی جو قادیان میں اظہار وفاداری کی خاطر گذشتہ شورش کے ایام میں کیا گیا تھا۔ بہرحال امید کی جاتی ہے کہ ناظرین اس حصہ کو غور سے پڑھیں گے۔ اور بہت فائدہ اٹھائیں گے وباللہ التوفیق

سب سے اول جو اشتہار حضرت مسیح موعود نے کتاب براہین احمدیہ کے متعلق اردو اور انگریزی میں دس ہزار شائع کیا تھا اس میں آخری حصہ میں لکھا ہے:-

"بالآخر اس اشتہار کو اس دعا پر ختم کیا جاتا ہے کہ خداوند کریم تمام قوموں کے مستعد دلوں کو ہدایت بخشے کہ تا وہ ہمارے رسول مقبول افضل الرسل محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے کامل و مقدس کلام قرآن شریف پر ایمان لاویں اور اس کے حکموں پر چلیں تا ان تمام برکتوں اور سعادتوں اور حقائق و معارف اور حقیقی خوشحالیوں سے متمتع ہو جاویں کہ جو سچے مسلمانوں کو دونوں جہان میں ملتی ہیں اور ان کامل نجات اور حیات سے بہرہ ور ہوں کہ جو نہ صرف عقبیٰ میں حاصل ہو سکتی ہے بلکہ سچے راستباز اسی دنیا میں اس کو پاتے ہیں بالخصوص قوم انگریز جنہوں نے ابھی تک اس آفتاب صداقت سے کچھ روشنی حاصل نہیں کی اور جنکی شائستہ اور مہذب اور بارحم گورنمنٹ نے ہم کو اپنے احسانات اور دوستانہ معاملات سے ممنون کر کے اس بات کے لئے دلی جوش بخشا ہے کہ ہم ان کے دنیا و دین کے لئے دلی جوش سے بہبودی و سلامتی چاہیں تا ان کے گورے سپید منہ جس طرح دنیا میں خوبصورت ہیں آخرت میں بھی نورانی و منور ہوں"

پھر کتاب براہین احمدیہ جلد سوم کے شروع میں ایک مضمون اسلامی انجمنوں کی خدمت میں التماس ضروری کے عنوان سے لکھا جس کے بعض حصے درج ذیل ہیں:-

"مسلمانوں پر جن امور کا اپنی اصلاح کے لئے اپنی ہمت اور کوشش سے انجام دینا لازم ہے وہ انہیں فکر اور غور کے وقت آپ ہی معلوم ہو جائیں گے حاجت بیان و تشریح نہیں مگر اس جگہ ان امروں میں سے یہ امر قابل تذکرہ ہے جس پر گورنمنٹ انگلشیہ کی عنایات اور توجہات موقوف ہیں کہ گورنمنٹ ممدوحہ کے دل پر اچھی طرح یہ امر مرکوز کرنا چاہیئے کہ مسلمانان ہند ایک وفادار رعیت ہے کیونکہ بعض ناواقف انگریزوں نے خصوصاً ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے کہ جو کمیشن تعلیم کے اب پریسیڈنٹ ہیں اپنی ایک مشہور تصنیف میں اس دعوے پر بہت اصرار کیا ہے کہ مسلمان لوگ سرکار انگریزی کے دلی خیر خواہ نہیں ہیں اور انگریزوں سے جہاد کرنا فرض سمجھتے ہیں۔ گو یہ خیال ڈاکٹر صاحب کا شریعت اسلام پر نظر کرنے کے بعد ہر ایک شخص پر محض بے اصل اور خلاف واقعہ ثابت ہوگا لیکن افسوس کہ بعض کوہستانی اور بے تمیز سفہا کی نالائق حرکتیں اس خیال کی تائید کرتی ہیں اور شاید انہیں اتفاقی مشاہدات سے ڈاکٹر صاحب موصوف کا وہم بھی مستحکم ہو گیا ہے کیونکہ کبھی کبھی جاہل لوگوں کی طرف سے اس قسم کی حرکات صادر ہوتی رہتی ہیں لیکن محقق پر یہ امر پوشیدہ نہیں رہ سکتا کہ اس قسم کے لوگ اسلامی تدین سے دور و مہجور ہیں۔ اور ایسے ہی مسلمان ہیں جیسے سکلین عیسائی تھا۔ پس ظاہر ہے کہ انکی یہ ذاتی حرکات ہیں نہ شرعی پابندی سے۔ اور ان کے مقابل پر ان ہزارہا مسلمانوں کو دیکھنا چاہیئے کہ جو ہمیشہ جان نثاری سے خیر خواہی دولت انگلشیہ کی کرتے رہے ہیں اور کرتے ہیں ۱۸۵۷ء میں جو کچھ فساد ہوا اس میں بجز جہلا اور بدچلن لوگوں کے اور کوئی شائستہ اور نیک بخت مسلمان جو با علم اور با تمیز تھا ہرگز مفسدوں میں شامل نہیں ہوا بلکہ پنجاب میں بھی غریب غریب مسلمانوں نے سرکار انگریزی کو اپنی طاقت سے زیادہ مددیں دیں چنانچہ ہمارے والد صاحب مرحوم نے بھی باوصف کم استطاعتی کے اپنے اخلاص اور جوش خیر خواہی سے پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر کے اور پچاس مضبوط اور لائق سپاہی بہم پہنچا کر سرکار میں بطور مدد کے نذر کی اور اپنی غریبانہ حالت سے بڑھ کر خیر خواہی دکھلائی اور جو مسلمان لوگ صاحب دولت و ملک تھے انہوں نے تو بڑے بڑے خدمات نمایاں ادا کیئے۔ اب پھر ہم اس تقریب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں کہ گو مسلمانوں کی طرف سے اخلاص اور

وفاداری کے بڑے بڑے نمونے ظاہر ہو چکے ہیں مگر ڈاکٹر صاحب نے مسلمانوں کی بدنصیبی کی وجہ سے ان تمام وفاداریوں کو نظرانداز کر دیا اور نتیجہ نکالنے کے وقت ان مخلصانہ خدمات کو اپنے قیاس کے صغریٰ میں جگہ دی اور نہ کبریٰ میں۔ بہرحال ہمارے بھائی مسلمانوں پر لازم ہے کہ گورنمنٹ پر ان کے دھوکوں سے متاثر ہونے سے پہلے مجدد طور پر اپنی خیرخواہی ظاہر کریں۔ جس حالت میں شریعت اسلام کا یہ واضح مسئلہ ہے جس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا جس کے زیر سایہ مسلمان لوگ امن اور عافیت اور آزادی سے زندگی بسر کرتے ہوں اور جس کے عطیات سے ممنون منت اور مرہون احسان ہوں اور جس کی مبارک سلطنت حقیقت میں نیکی اور ہدایت پھیلانے کے لئے کامل مددگار ہو قطعی حرام ہے تو پھر بڑے افسوس کی بات ہے کہ علماء اسلام اپنی پوری مستعدی اور توجہ سے اس مسئلہ کو اچھی طرح شائع نہ کریں تا ناواقف لوگوں کی زبان اور قلم سے مورد اعتراض ہو سکے۔ مگر جن اعتراضوں سے ... ان کی ... تک نہیں پہنچی (?) کی سستی پائی جاتی ہے اور اگر دنیا کو ناحق شہرت ہے ... میری دانست میں قرین مصلحت یہ ہے کہ ... وغیرہ یہ بندوبست کریں کہ چند نامی مولوی صاحبان جن کی فضیلت اور علم اور زہد اور تقویٰ اکثر لوگوں کی نظر میں مسلم الثبوت ہو اس امر کے لئے چن لئے جائیں کہ اطراف و اکناف کے اہل علم کہ جو اپنے مسکن کے گرد نواح میں کسی قدر شہرت رکھتے ہوں اپنی اپنی عالمانہ تحریریں جن میں برطبق شریعت حقہ سلطنت انگلشیہ سے جو مسلمانان ہند کی مربی و محسن ہے جہاد کرنے کی صاف ممانعت ہو ان علماء کی خدمت میں بہ ثبت مواہیر بھیج دیں کہ جو بموجب قرارداد بالا اس خدمت کے لئے منتخب کئے گئے ہیں اور جب سب خطوط جمع ہو جائیں تو یہ مجموعہ خطوط کہ جو مکتوبات علماء ہند سے موسوم ہو سکتا ہے کسی خوشخط مطبع میں بصحت تمام چھاپا جائے اور پھر دس ہزار نسخہ اس کے گورنمنٹ میں اور باقی نسخہ جات متفرق مواضع پنجاب و ہندوستان خاص کر سرحدی ملکوں میں تقسیم کئے جائیں۔ . . . . بالآخر یہ بات بھی ظاہر کرنا ہم اپنے نفس پر واجب سمجھتے ہیں کہ اگرچہ تمام ہندوستان پر یہ حق واجب ہے کہ بنظر ان احسانات کے کہ جو سلطنت انگلشیہ سے اس کی حکومت اور آرام بخش حکمت کے ذریعہ سے عامہ خلائق پر وارد ہیں سلطنت ممدوحہ کو خداوند تعالیٰ کی ایک نعمت سمجھیں اور مثل اور نعماء الٰہی کے اس کا شکر بھی ادا کریں لیکن پنجاب کے مسلمان بڑے ناشکرگزار ہوں گے اگر وہ اس سلطنت کو جو ان کے حق میں خدا کی ایک عظیم الشان رحمت ہے نعمت عظمیٰ یقین نہ کریں۔ ان کو سوچنا چاہئے کہ اس سلطنت سے پہلے وہ کس حالت پر ملالت میں تھے اور پھر کیسے امن و امان میں آ گئے۔ پس فی الحقیقت یہ سلطنت ان کے لئے ایک آسمانی برکت کا حکم رکھتی ہے جس کے آنے سے سب تکلیفیں ان کی دور ہو گئیں اور ہر ایک قسم کے ظلم اور تعدی سے نجات حاصل ہوئی اور ہر ایک ناجائز روک اور مزاحمت سے آزادی میسر آئی۔ کوئی ایسا مانع نہیں کہ جو ہم کو نیک کام کرنے سے روک سکے یا ہماری آسائش میں خلل ڈال سکے۔ پس حقیقت میں خداوند کریم و رحیم نے اس سلطنت کو مسلمانوں کے لئے ایک

باران رحمت بھیجا ہے جس سے پودہ اسلام کا پھر اس ملک پنجاب میں سرسبز ہوتا جاتا ہے اور جس کے فوائد کا اقرار حقیقت میں خدا کے احسانوں کا اقرار ہے۔ یہی سلطنت ہے جس کی آزادی ایسی بدیہی اور مسلم الثبوت ہے کہ بعض دوسرے ملکوں سے مظلوم مسلمان ہجرت کر کے اس ملک میں آنا بدل و جان پسند کرتے ہیں۔ اور جس صفائی سے اس سلطنت کے ظل حمایت میں مسلمانوں کی اصلاح کے لئے اور ان کی بدعات مخلوطہ دور کرنے کے لئے وعظ ہو سکتا ہے اور جن تقریبات سے علماء اسلام کو ترویج دین کے لئے اس گورنمنٹ میں جوش پیدا ہوتے ہیں اور فکر اور نظر سے اعلیٰ درجہ کا کام لینا پڑتا ہے اور عمیق تحقیقاتوں سے تائید دین متین میں تالیفات ہو کر حجت اسلام مخالفین پر پوری کی جاتی ہے وہ میری دانست میں آج کل کسی اور ملک میں ممکن نہیں۔ یہی سلطنت ہے جس کی عادلانہ حمایت سے ہم کو مدتوں کے بعد گویا صدہا سال کے بعد یہ موقعہ ملا کہ بیدھڑک بدعات کی آلودگیوں سے اور شرک کی خرابیوں سے اور مخلوق پرستی کے فسادوں سے نادان لوگوں کو مطلع کریں اور ... رسول مقبول ... مستقیم ہو کر ان کو بتا دیں۔ کیا ایسی سلطنت کی بدخواہی جس کے زیر سایہ تمام مسلمان امن اور آزادی سے بسر کرتے ہیں اور فرائض دین کو کما حقہ بجا لاتے ہیں اور ترویج دین میں سب ملکوں سے زیادہ مشغول ہیں جائز ہو سکتی ہے؟ حاشا و کلا ہرگز جائز نہیں اور نہ کوئی نیک اور دیندار آدمی ایسا بدخیال دل میں لا سکتا ہے۔ ہم سچ سچ کہتے ہیں کہ دنیا میں آج یہی ایک سلطنت ہے جس کے سایہ عاطفت میں بعض بعض اسلامی مقاصد ایسے حاصل ہوتے ہیں کہ جو دوسرے ممالک میں ہرگز ممکن الحصول نہیں۔ شیعوں کو ممالک میں جاؤ تو وہ سنت جماعت کے وعظوں سے افروختہ ہوتے ہیں اور سنت جماعت کے ملکوں میں شیعہ اپنی رائے ظاہر کرنے سے خائف ہیں۔ ایسا ہی مقلدین موحدین کے شہروں میں اور موحدین مقلدین کے شہروں میں اور موحدین مقلدین کی بلاد میں دم نہیں مار سکتے اور گو کسی بدعت کو اپنی آنکھ سے دیکھ لیں مونہہ سے بات نکالنے کا موقع نہیں رکھتے۔ آخر یہی سلطنت ہے جس کی پناہ میں ہر ایک فرقہ امن اور آرام سے اپنی رائے ظاہر کرتا ہے اور یہ بات اہل حق کے لئے نہایت ہی مفید ہے کیونکہ جس ملک میں بات کرنے کی گنجائش ہی نہیں نصیحت دینے کا حوصلہ ہی نہیں اس ملک میں کیونکر راستی پھیل سکتی ہے۔ راستی پھیلانے کے لئے وہی ملک مناسب ہے جس میں آزادی سے اہل حق وعظ کر سکتے ہیں۔ یہی سمجھنا چاہئے کہ دینی جہادوں سے اصلی غرض آزادی کا قائم کرنا اور ظلم کا دور کرنا تھا اور دینی جہاد انہیں ملکوں کے مقابل پر ہوئے تھے جن میں واعظین کو اپنے وعظ کے وقت جان کا اندیشہ تھا اور جن میں امن کے ساتھ وعظ ہونا قطعی محال تھا اور کوئی شخص طریقہ حقہ کو اختیار کر کے اپنی قوم کے ظلم سے محفوظ نہیں رہ سکتا تھا لیکن سلطنت انگلشیہ کی آزادی نہ صرف ان خرابیوں سے خالی ہے بلکہ اسلامی ترقی کی بدرجہ غایت ناصر اور مؤید ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس خداداد نعمت کا قدر کریں اور اس کے ذریعہ سے اپنی دینی ترقیات میں قدم بڑھا دیں اور اسطرف بھی توجہ کریں

رمضان المبارک کی سحری و افطار کا وقت

اکتوبر ۱۹۰۷ء	رمضان المبارک	انتہائے وقت سحر	وقت افطار
۹	۱	۴-۵۸	۶-۱۰
۱۰	۲	۴-۵۸	۶-۹
۱۱	۳	۴-۵۹	۶-۸
۱۲	۴	۵	۶-۷
۱۳	۵	۵-۱	۶-۶
۱۴	۶	۵-۱	۶-۵
۱۵	۷	۵-۲	۶-۴
۱۶	۸	۵-۳	۶-۳
۱۷	۹	〃	۶-۲
۱۸	۱۰	۵-۴	۶-۱
۱۹	۱۱	〃	۶-۰
۲۰	۱۲	۵-۵	۵-۵۹
۲۱	۱۳	۵-۶	۵-۵۸
۲۲	۱۴	۵-۷	۵-۵۷
۲۳	۱۵	۵-۸	۵-۵۶
۲۴	۱۶	۵-۹	۵-۵۵
۲۵	۱۷	〃	۵-۵۴
۲۶	۱۸	۵-۱۰	۵-۵۳
۲۷	۱۹	۵-۱۱	۵-۵۲
۲۸	۲۰	۵-۱۲	۵-۵۱
۲۹	۲۱	۵-۱۱	۵-۵۰
۳۰	۲۲	۵-۱۴	۵-۴۹
۳۱	۲۳	۵-۱۵	۵-۴۸
یکم نومبر ۱۹۰۷ء	۲۴	۵-۱۶	۵-۴۷
۲	۲۵	۵-۱۶	۵-۴۶
۳	۲۶	۵-۱۷	۵-۴۵
۴	۲۷	۵-۱۸	۵-۴۴
۵	۲۸	۵-۱۹	۵-۴۳
۶	۲۹	۵-۲۰	۵-۴۲
۷	۳۰	۵-۲۱	۵-۴۱

نوٹ: یہ اوقات ریلوی ٹائم کے مطابق ہیں جو کہ ہندوستان کا ٹائم ہے اور مختلف شہروں میں تھوڑا بہت فرق ہو جاتا ہے ہر ایک شہر میں اپنی گھڑی کو ایک دن سورج کیا تھ مقابلہ کر لینا چاہیئے پھر اسکے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ یہ وقت بلحاظ سٹو کے بالکل درست نہیں ہوگا لیکن اس سے ایک تخمینہ مل جاتا ہے۔

کہ اس عادل سلطنت کی شکرگزاری کے لئے یہی ضروری ہے ... کہ جیسا انکی دولت ظاہری کی خیر خواہی کیجا ... ئے ایسا ہی اپنے وعظوں ... اور معقول بیان اور عمدہ تالیفات سے یہ کوشش کیجائے کہ کسی طرح ... دین اسلام کی برکتیں بھی اس قوم کے حصہ میں آجائیں اور یہ امر بجز ... ق اعتدال اور محبت ہو علم کے انجام پذیر نہیں ہو سکتا خدا کے بندوں پر رحم کرنا اور عرب اور انگلستان وغیرہ ممالک کا ایک ہی خالق ... سمجھنا اور اسکی عاجز مخلوق کی دل وجان سے غمخواری کرنا اصل دین ... و ایمان ہے پس سب سے اول بعض ان ناواقف انگریزوں کے ... ہم کو دور کرنا چاہیئے کہ جو بوجہ ناواقفیت یہ سمجھ رہے ہیں کہ گویا قوم مسلمان ... ایک ایسی قوم ہے کہ جو نیکی کرنیوالوں سے بدی کرتی ہے اور اپنے محسن ... وں سے ایذا کے ساتھ پیش آتی ہے اور اپنی محسن گورنمنٹ کی بدخواہ ... ہے حالانکہ اپنے محسن کے ساتھ باحسان پیش آنے کی تاکید جس ... قدر قرآن شریف میں ہے اور کسی کتاب میں اس کا نام و نشان نہیں پایا جاتا۔ وقال اللہ تعالیٰ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی۔ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصطنع الیکم معروفا فجازوہ فان عجزتم عن مجازاتہ فادعوا لہ حتی یعلم انکم قد شکرتم فان اللہ شاکر یحب الشاکرین۔ الملتمس خاکسار غلام احمد عفی عنہ

انجمن احمدیہ ضلع گورداسپور

حسب الحکم صدر انجمن احمدیہ قادیان تمام ضلعوں میں ایک ضلع کی انجمن بنائی گئی ہے گورداسپور کے ضلع کی انجمن قادیان میں بنائی گئی ہے اور اس کی شاخوں کا بنانا ضلع گورداسپور کے مختلف مقامات میں ضروری ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا ان تمام احمدی برادروں کی خدمت میں جو کہ گورداسپور کے ضلع کے کسی قصبہ میں رہتے ہوں۔ التماس ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے مقامات میں اس انجمن کی شاخیں بنا کر راقم کو جلد مطلع فرماویں اور جس جگہ بسبب تھوڑے احمدی ہونے کے انجمن نہ بن سکے اس جگہ کے احباب کسی قریب کی انجمن کے ممبر بن جاویں ہر ایک شاخ انجمن اپنے علاقہ کی حدبندی مقرر کر کے عاجز کو اطلاع دے کہ کس حد تک کے احمدی برادران اس کے ممبر ہیں یا ہو سکیں گے۔ نیز ہر ایک مقام کے احمدی برادران اپنی ایک فہرست بطریق نقشہ ذیل بنا کر بہت جلد عاجز کے پاس ارسال کر دیں تاکہ تمام احمدی برادران ضلع گورداسپور کے نام ایک رجسٹر میں لکھے جاویں۔

نمبر	نام	ولدیت	پتہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	چندہ					کیفیت
							[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

گھر کے دیگر اشخاص میں بیوی اور خورد وکلاں تمام بچوں اور دیگر متعلقین کے نام بھی لکھنے چاہئیں سوا اس کے جو سلسلہ احمدیہ کا ممبر ہونے سے انکاری ہو جیسا کہ ہر ایک مذہب کی مردم شماری میں نابالغ بچے اسی مذہب میں شمار کئے جاتے ہیں اسی طرح احمدیوں کے بچے سب احمدی شمار ہوں گے۔

چونکہ اخبار سب جگہ نہیں پہنچتا اس واسطے جن احباب کو یہ اخبار ملے وہ اپنے قریب کے گاؤں میں اس کی اطلاع کر دیں۔ یہ فہرستیں بہت جلد دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں خط پر کسی شخص کا نام نہ ہو صرف وہ پتہ ہو جو درج ذیل ہے کیونکہ عہدہ دار ہمیشہ تبدیل ہوتے رہتے ہیں جن صاحب کے پاس انجمن بنانے کے قواعد نہ ہوں وہ دفتر ہذا سے منگوا سکتے ہیں۔

المشتہر سیکرٹری متعلقات انجمن احمدیہ ضلع گورداسپور قادیان

احمدی انجمنوں کے لئے پہلا نازک کام

خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ آخر مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے قائم کرنے کی تحریک نے کامیابی کا خوشنما چہرہ دکھایا۔ اکثر جگہ انجمنیں قائم ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ بعض جگہوں پہ صدر انجمن احمدیہ نے ضلع کی انجمنیں بھی قائم کر دی ہیں۔ ضلع کی انجمنوں کا کام ہوگا کہ وہ اپنے ضلع کے کل احمدیوں کی ایک باقاعدہ فہرست تیار کریں۔ اور جہاں جہاں مناسب سمجھیں احمدی انجمنیں قائم کریں اور اپنے صدر مقام پر ایک لائبریری قائم کریں جہاں سلسلہ کے اخبارات و رسالجات کے علاوہ سلسلہ کی کل تصنیفات موجود رکھیں۔ جس سے دوسرے لوگ فائدہ اٹھائیں اور سلسلہ کے متعلق اپنی معلومات کو وسیع کریں۔ ایسا ہی ان ضلع کی انجمنوں کا کام ہوگا کہ وہ اپنے ضلع کے کل احمدیوں میں سلسلہ کی ضروریات کی تحریک کر کے چندہ وصول کر کے باضابطہ قادیان پہونچائیں خدا کے فضل اور توفیق سے امید کیجاتی ہے کہ یہ انجمنیں ایک وقت میں ایک نہایت ہی مفید وجود ثابت ہونگی۔

میں نے الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں ظاہر کیا تھا کہ انجمنوں کے انعقاد کے وقت ایک ابتدائی مصیبت اور آفت آیا کرتی ہے اور وہ عہدہ داروں کا تقرر یا کسی کی ذاتی رائے کی مخالفت ہوتی ہے اس لئے ایسے موقعوں پر ہمارا فرض ہونا چاہیئے کہ ہم ضد اور سخن پروری سے کام نہ لیں بلکہ جو کچھ کہیں

نیک نیتی اور للہیت سے کہیں

اور اس کی پروا نہ کریں کہ ہماری رائے کا اتباع کیا گیا ہے یا نہیں اسی کو خیر و برکت کا موجب سمجھنا اور یقین کرنا چاہیئے جو سب احباب مل کر طے کریں۔ اور ایسا ہی حصول عہدہ کے لئے کوئی جد و جہد یا جوڑ توڑ کی حاجت نہیں۔

جس کو سب بھائی ملکر کوئی کام سپرد کریں اسے پوری رضامندی ظاہر کیجا رہے گو ابتدا اپنی رائے خلاف ہی ہو۔ بہر حال پورے امن اور سلامت روی سے اس کام کو کرنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ ہماری غلطیاں اور فروگذاشتیں۔ ہماری خود غرضیاں اور سخن پروریاں خدا کے برگزیدہ بندے کی راہ میں روک ہوں۔

اس کے بعد میں ایک اور ضروری امر پر احمدی انجمنوں کو توجہ دلانی چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ان کے قیام کے ساتھ ہی ایک نہایت نازک اور ذمہ واری کا کام ان کے سامنے آتا ہے وہ کیا

۱۹۰۸ء کا بجٹ

عنقریب مجلس ناظم کے سکرٹری صاحب احمدی انجمنوں کے پاس ۱۹۰۸ء کا بجٹ بغرض اظہار رائے بھیجنے والے ہیں۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پہلے کہ وہ بجٹ ان کے پاس پہونچے میں احمدی انجمنوں کو آگاہ کروں کہ ان کو اس کے متعلق کیا کرنا ہوگا۔

۱۹۰۸ء کے بجٹ میں مجموعی طور پر وہ سالتمام کے اخراجات کی ایک مشخص میزان پائیں گے اور انہیں معلوم ہوگا کہ اسقدر روپیہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مختلف شاخوں اور صیغوں کے لئے بکار ہے۔ اس کے ساتھ ہی مجھے یہ بھی کہنا ہے کہ **لنگر خانہ کی ضروریات اور اس کے اخراجات** اس سے الگ ہیں اور لنگر کے اخراجات کسی صورت میں

تین ہزار روپیہ ماہوار

سے کم نہیں اور ان ایام میں جبکہ گرانی اور قحط کا عام شور مچ گیا ہے یا اخراجات ڈیوڑھے کے قریب ہو رہے ہیں۔ پس احمدی انجمنوں کو جہاں اس بجٹ پر غور کرنا ہے اور اس روپیہ کے فراہم کرنے کی تجاویز سوچنا ہے اس کے ساتھ ہی لنگر خانہ کے **پچاس ہزار** روپیہ سالانہ کے اخراجات کو بھی ملحوظ خاطر رکھ لینا چاہیئے۔ احمدی جماعتوں کی روز افزوں ترقی اور سلسلہ میں شامل ہونیوالوں کی کثرت اس سوال کو تو آسانی سے حل کر سکتی ہے بشرطیکہ ایک خاص ترتیب اور ضابطہ تحصیل کو مدنظر رکھا جاوے اگر ہر احمدی چندہ دینے والوں کی فہرست میں داخل ہو اور وہ ایک روپیہ سالانہ بھی دے تو کئی لاکھ جمع ہو سکتا ہے چہ جائیکہ بعض کئی کئی سو بھی دیتے ہیں۔ اس لئے احمدی انجمنوں کا فرض ہوگا کہ وہ وصولی چندہ کے لئے خاص التزام اور اہتمام کریں۔ میرا خیال ہے کہ وہ بجٹ کے مختلف حصوں پر شاید کوئی رائے زنی نہ کر سکیں گو انہیں پورا حق ہے اور صدر انجمن احمدیہ ان راؤں پر انشاء اللہ کافی غور کرنے کو آمادہ ہے۔ تاہم اس بجٹ کے مطالعہ سے قریباً ہر احمدی کو علم ہو جائیگا کہ قادیان میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ماتحت کیا کام ہو رہا ہے اور اصل کام کے اخراجات کس پیمانہ پر ہیں اور ان کو پورا کرنے کے لئے ہمیں کیا سعی کرنی چاہیئے۔

اس سے پہلے وہ لوگ جو سلسلہ کے ان صیغوں کا اہتمام کرتے ہیں اپنے صیغہ کی ضرورتوں کے لئے عام تحریک کیا کرتے تھے اور انہیں بہت سا وقت ان تحریکوں کیلئے دینا پڑتا تھا مگر اب یہ تحریکیں ان انجمنوں کی معرفت ہونگی اسلئے احمدی انجمنوں کو اپنے اس فرض کا احساس بڑے زور سے کرنا چاہیئے۔ ان کے ذمہ معمولی کام نہیں رکھا گیا بلکہ ایک **نازک ذمہ واری** اپنے سر لی ہے۔ خدا کرے کہ ہم سب اپنی ذمہ واریوں کو سمجھیں اور وہ ہی اپنے فضل سے توفیق دے کہ اس امتحان میں پورے اتریں۔

سینکڑوں اور ہزاروں گذر کر لاکھوں پر بات آگئی ہے اور دن بدن بڑھیگی کیونکہ خدا تعالیٰ نے ایسا ہی ارادہ فرمایا ہے۔ اسلئے بڑی مستعدی کیساتھ انجمنیں اس کام میں حصہ لیں۔ میرا اپنا خیال ہے کہ اگر احمدی انجمنوں نے ہر احمدی سے پورا چندہ لینے کا التزام کر لیا ہے خواہ وہ کیسی ہی خفیف سے خفیف رقم بھی کیوں نہ ہو تو انشاء اللہ العزیز یہ قومی ضرورتیں بڑی آسانی سے طے ہو جائینگی۔ اکثر جگہ زمینداروں کے گروہوں کے گروہ اس سلسلہ میں شامل ہیں اسلئے اگر وہ فصل کے موقع پر اجناس کی صورت میں چندہ دیں تو یہ بھی مفید صورت ہو سکتی ہے۔ بہر حال اسوقت چندہ کی کسی خاص صورت پر زور دینا میرا مقصد نہیں بلکہ میں صرف اس **ذمہ واری** سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں جو سال آئندہ کیلئے ہم پر ہے اور جسکا تہیہ اور تیاری ہمیں ابھی سے کرنی چاہیئے۔ یہ سب کچھ ہوگا اور ضرور ہوگا اسلئے کہ خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ یہ سلسلہ بڑھے اور پھولے کیونکہ وہ **دنیا کی رستگاری** کا ذریعہ ہے اور خود خدا تعالیٰ نے اسے قائم کیا ہے مگر مبارک ہونگے وہ لوگ جن کے دام درم قلم قدم اور خدمات اس سلسلہ کے لئے کام آئینگے۔ اے خدا تو آپ ہی ان ضرورتوں کا احساس ہم میں پیدا کر اور تو ہی توفیق دے کیونکہ ساری توفیقیں

مکتوبات

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
عنایت نامہ پہونچا۔ اس بات سے بہت خوشی ہوئی کہ برخلاف طبیعت کچے دنیاداروں کے جو ایک رنگ میں دہریہ ہوتے ہیں خدا تعالے نے آپ کو استقامت بخشی یہ بڑی نعمت ہے بشرطیکہ دوسرے لوازم اطاعت بھی ساتھ ہوں مجھے بہت کم اتفاق ہوا ہوگا کہ آپ کے امر میں میں نے کبھی قسم کھائی ہو لیکن میں اس خدائے حی و قیوم کی قسم کھاتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں نے اسقدر آپ کے لئے دعائیں کی ہیں کہ اگر وہ ایک درخت خشک کے لئے کیجاتیں تو وہ بھی سبز ہو جاتا مگر ایسا بھی میں سمجھتا ہوں جبتک وہ فرشتہ ظاہر نہ ہو کہ جو قضا و قدر کے امر کو ظاہر ہوتا ہوا دکھلائی دیتا ہے کیونکہ خدا تعالے کی میرے ساتھ یہ عادت ہے کہ جب دعا انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو آخر ایک فرشتہ نازل ہوتا ہے وہ اپنے ہاتھ سے اس روک کو توڑتا ہے تب بعد اس کے بلا توقف رحمت الٰہی ظاہر ہو جاتی بلکہ قبل اس کے جو صبح ہو آثار رحمت نمودار ہونے لگتے ہیں۔ سو میں اسی غرض سے دعا میں مشغول ہوں آپ پر بھی لازم ہے کہ آپ دعاؤں پر دل سے ایمان لاکر ایسے خوش رہیں۔ جیسا کہ ایک شراب پینے والا عین نشہ کی حالت میں خوش بلکہ اس سے بڑھکر اور جو دہریہ کے رنگ کے لوگ ہیں انکی باتوں کے سننے سے پرہیز کریں کیونکہ وہ لوگ خدا تعالی کے غضب کے نیچے ہیں مومن پر ضرور ابتلا آتا ہے اور کبھی ابتلا لمبا بھی ہو جاتا ہے مگر آخرکار رحمت الٰہی کی صبح نکلتی ہے اور تمام غم کی تاریکی کو دور کر دیتی ہے لیکن جب فاسق یا کافر پر ابتلا آتا ہے۔ تو وہ اسکی برداشت نہیں کرسکتا۔ کیونکہ اس کو خدا تعالے پر ایمان نہیں صرف اسباب پر بھروسہ ہوتا ہے جب اسباب نابود ہو گئے تب وہ بھی نابود ہونے کو تیار ہو جاتا ہے سو آپ کے لئے جو تخم ریزی ہے یہ ایسی نہیں کہ خالی جائے صرف صبر درکار ہے اور سوء ظن زہر قاتل ہے اگر زمین مدراس کی آپکو تکلیف دہ معلوم ہو تو آپ مع جمیع قبائل قادیاں میں آجائیں۔
غرض اب آپ سے صبر اور استقامت کا مطالبہ ہے جب بہار آپ کے لئے دن پھریں گے۔ تو آپ ان دنوں کو یاد کریں گے۔ اور ضرور دل میں حسرت کریں گے کہ کاش پہلے جسقدر مصیبت پیش آئی وہ بہ صبر کیا اس سے زیادہ کرتا تب آپ کی معرفت بڑھ جائے گی اور جسطرح دنیادار کی جان منتشر جمعیت ہوتی ہے یہ بات نہیں رہے گی بلکہ آپ کے اندر ایک نئی روح آجائے گی کیونکہ میرے دعاؤں کے یہ بھی ایک نتیجہ ہے زیادہ خیریت۔ والسلام خاکسار میرزا غلام احمد ۱۶/ اگست ۱۸۹۹ء

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
عنایت نامہ پہونچا موجودہ حالات سے آپ دلگیر نہ ہوں اور نہ کسی گھبراہٹ کو اپنے دل تک آنے دیں میں اپنی دعاؤں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ہرگز خطا نہیں جائیں گی۔ اگر ایک پہاڑ اپنی جگہ سے ٹلجائے تو میں اس کو ممکن پاتا ہوں مگر وہ دعائیں جو آپ کے لئے کھینچی ہیں وہ ٹلنے والی نہیں۔ ہمارے خدائے کریم و قدیر کی یہ عادت ہے کہ وہ اپنے ارادوں کو جو دعاؤں کے قبولیت کے بعد ظاہر کرنا چاہتا ہے اکثر دیر اور آہستگی سے ظاہر کرتا ہے تا جو بدبخت اور شتابکار ہیں وہ بھاگ جائیں اور اس خاص طور کے فیض کا انہیں کو حصہ ملے جو خدا تعالے عزوجل کے دفتر میں سعید لکھے گئے ہیں۔ اس لئے میں آپ کو کہتا ہوں کہ صبر سے انتظار کریں ایسا نہ ہو کہ آپ تھک جائیں اور وہ جو آپکے لئے تخم بو یا گیا ہے وہ سب برباد ہو جائے دنیا جلد تر آسمانی سلسلہ سے منہ پھیر لیتی ہے کیونکہ وہ نہیں جانتی کہ ایک خدا ہے جو ایک خاک کی مٹھی کو سبز باغ کرسکتا ہے۔ اگر خدائے عزوجل کا آپکے حق میں کوئی نیک ارادہ نہ ہوتا تو مجھے آپ کے لئے اس قدر جوش نہ بخشتا یہ خیال مت کرو کہ بربادی در پیش ہے یا پکی ہو چکی ہے بلکہ اس خدا پر ایمان لاؤ جو ایک مردہ نطفہ سے انسان کو پیدا کر دیتا ہے۔ یہ باتیں محض خیالی نہیں بلکہ ہم اس خدا کی قدرتوں اور معجزوں کے نمونے دیکھ چکے ہیں جس کے ہاتھ میں سب کچھ ہے اور انسان میں ناامیدی اور بیدلی صرف اسی وقت تک رہتی ہے جب تک اس قادر کریم کا کوئی نمونہ نہیں دیکھا ہے لیکن نمونے کے دیکھنے بعد وہ قادر خدا اس شئے سے زیادہ پیارا ہو جاتا ہے جس کو طلب کیا گیا تھا اس وقت یہ خدا کو تمام چیز و نیز مقدم رکھ لیتا ہے اور پھر عمر بھر دوسرے چیز کے ہونے نہ ہونے سے کبھی غم کرتا نہیں کیونکہ اب وہ اپنے خدا کو ایک خزانہ جانتا ہے جسمیں تمام جواہرات ہیں۔ اسی کے موافق مثنوی رومی میں ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک عاشق تھا جو اپنے عشق میں نہایت بیتاب تھا آخر ایک باخدا آیا اور اس کو مراد تک پہنچایا اور خدا کی طرف آنکھیں کھولدیں تب وہ اپنے اس جھوٹے معشوق سے برگشتہ ہو گیا اور اس مرد خدا کا دامن پکڑ لیا۔ اور یہ کہا۔ ؎

گفت معشوقم تو بودستی نہ آں
لیک کار از کار خیزد در جہاں

خلاصہ ان تمام نصیحتوں کا یہی ہے کہ آپ وہ قوت ایمانی دکھلادیں کہ اگر اس قدر انقلاب اور انصاب مصائب ہو کر سر رکھنے کی جگہ باقی نہ رہے تب بھی افسردہ نہ ہوں ؎

ز کار بستہ میندیش و دل شکستہ مدار
کہ آب چشمہ حیواں درون تاریکیست

والسلام

خاکسار میرزا غلام احمد۔ ۲۳/ مئی ۱۹۰۲ء۔

نافرمانوں کی تلخ کامیاں

اسوقت ہماری نظر میں نوع انسان تین اقسام پر منقسم ہے ایک دنیادار لوگ۔ دوسرے دیندار اور تیسرے دونوں سے بے تعلق۔ آخر الذکر گروہ کو تو ہم اس لئے شمار ہی از بحث کرتے ہیں کہ یہ فرقہ نہ دینی نہ دنیوی کسی آئین و قوانین کی پابندی کو ضروری نہیں سمجھتا۔ ان کی خود رائی اور آزادمشربی ہی ان کا قانون ہے اور وہی ان کا مذہب۔ اسی کے زیر اثر یہ لوگ جو جی میں آتا ہے کرگذرتے ہیں اور جیسی زندگی چاہتے ہیں بسر کرتے ہیں۔ نہ انہیں دنیاداروں کی تحسین و مرحبا کی کچھ پروا ہے نہ دینداروں کے طعن وملامت کا کوئی کھٹکا۔ اپنے ہی خیالات و خواہشات کو پورا کرنے کی دھن انکی زندگی کا مقصد اعظم ہے۔ اسی کے حصول میں یہ لوگ شب و روز مصروف منہمک رہتے ہیں۔ اب یہ جدا بات ہے کہ اس انہماک میں کبھی تو انہیں ناکامی ونامرادی نصیب ہوتی ہے اور کبھی کامیابی و سرخروئی۔ کسی کوشش کا نتیجہ عزت ہوتا ہے اور کسی کا بے آبروئی و ذلت۔ غرض ان لوگوں کی دنیا ہی گویا ایک علیحدہ اور سب سے بے تعلق دنیا ہے۔

ثانی الذکر لوگ ہی اگرچہ رہتے اسی دنیا میں ہیں۔ اور اس سے قطع تعلق کرکے آخر جائیں کہاں؟ لیکن چونکہ وہ احکام دین کی حتے الوسع پابندی کرتے ہیں اور محض دنیا کی فلاح و بہبود کو اپنا مقصود حقیقی نہیں سمجھتے بلکہ اپنے خالق و مالک کی طاعت اور اس کے پاک برگزیدوں کی اطاعت واتباع کو عموماً اسقدر ضروری وقابل لحاظ جانتے ہیں کہ بسا اوقات اس کی خاطر بہت سے دنیوی نقصانوں اور تکالیف کو بھی بطیب خاطر گوارا کرلیتے ہیں قطع نظر اس سے کہ انکی خوش اعتقادی یا غلط فہمی یا لاعلمی انہیں کبھی کبھی غلط راہوں پر چلا کر بعض ایسے اعمال و افعال کا بھی مرتکب بنا دیتی ہو جو نہ خدا کی بارگاہ میں مقبول ہوں نہ اس کے برگزیدوں کے نزدیک مستحسن۔ بہرحال ان لوگوں کی حالت بہر نہج اس امر کی مستوجب نہیں معلوم ہوتی کہ ہم ان کو نافرمانوں کے زمرہ میں شامل کریں جنکی تلخ کامیوں اور عبرت انگیز و تاسف خیز حالات زندگی پر ہم اس مختصر مضمون میں ایک سرسری نظر ڈالنا چاہتے ہیں۔

اب رہے اول الذکر لوگ جو آزاد منش یا دہریہ صفت حضرات کی طرح دین و دنیا دونوں سے مستغنی ہی نہیں ہیں مگر اپنی عملی زندگی میں پابند مذہب یا دیندار لوگوں کیطرح احکام شریعت کی پرواہ بھی نہیں کرتے اور چونکہ اس موقعہ پر ہمارا اصلی مقصود اپنی قوم کے غفلت شعار افراد کی اصلاح و تنبیہ ہے اس واسطے اب ہم صاف الفاظوں میں اس گروہ کا پتہ دیتے ہیں۔ یہ گروہ مطلقاً بیدین تو نہیں مگر بضرور کہیں گے کہ صرف پیدائشی یا نام کے مسلمان ہیں اور جاہلانہ رسوم آبائی کے پابند۔ گوشت کھانے یا ڈاڑھی رکھنے سے مسلمان بھی ہم انہیں اس وجہ سے نہیں سمجھتے کہ اس ملک اور نیز دیگر ممالک میں بہت سے غیر مسلم اقوام کے افراد بھی ڈاڑھی رکھتے اور گوشت کھاتے ہیں۔ تو گویا اسمیں ذرا شک نہیں کہ یہ لوگ باعتبار اپنی عملی زندگی کے شعار اسلام سے بالعموم بہت ہی دور جا پڑے ہیں انہیں ہزاروں لاکھوں بار [illegible] ایسے ہیں کہ متعلق احکام شریعت اور انکی پابندی کا تو کیا ذکر سرسری و مجمل اعتقادات صحیحہ کی بھی واقفیت نہیں رکھتے۔ اصل دین تو ایک طرف جزوی علامات دینداری اور معمولی کلمہ کلام سے بھی بے بہرہ ہیں اور اسلام کی موٹی موٹی نشانیوں یعنے صوم وصلوٰۃ تک کے خوگر نہیں۔ اس مقام پر پہنچکر ہمیں اپنی قوم کی حالت پر بے تحاشا رونا آتا ہے کہ جو لوگ آزاد خیالی میں حد سے تجاوز کرکے دہریوں کے درجہ کو پہنچ گئے ہیں ان کا عدم وجود برابر تھا ہی۔ لیکن جو حضرات دیندار سمجھے جاتے ہیں وہ جزوی اختلافات کی کشاکشی میں اپنی طاقت کو تباہ کر رہے ہیں اور جو دنیادار ہیں وہ یوں جہالت، غفلت اور بے دینی کیوجہ سے گویا عملی طور پر جمعیت اسلام کو ضعف پہنچا رہے ہیں کیونکہ یہ امر مسلمہ ہے کہ دینی ہوں خواہ دنیوی کسی قسم کی برکات قوم کو حاصل نہیں ہوسکتیں تاوقتیکہ اوس کے افراد میں اعتقادی اور نیز عملی یک رنگی و ہم آہنگی موجود نہ ہو۔

ہم دیکھتے ہیں کہ یہ آخر الذکر گروہ جسے ہم نے تمہید میں اوّل نمبر پر رکھا تھا رسم پرستی میں ایسے غرق ہیں کہ انہیں اپنے اعمال و افعال میں نہ دینی اوامر و نواہی کی کچھ خبر ہے نہ دنیوی منافع و مصالح کی چنداں پروا۔ رسوم آبائی کی تقلید بھائی برادری کی جھوٹی لاج اور عارضی نام و نمود یا داد کا خیال ان کے دلوں میں اس قدر گھر کیے ہوئے ہے کہ ان کو اپنے کو تباہی و بربادی اور بالآخر رسوائی سے کچھ خوف آتا ہے نہ خدا اور رسول کی عدول حکمی اور عاقبت کی بازپرس سے کوئی ہراس پیدا ہوتا ہے۔ اسی لئے ہم نے اپنے عنوان میں ان کو نافرمان کے نام سے موسوم کیا ہے۔

انکی ناکامی و بد انجامی کی داستان بہت طویل ہے مگر ہم مختصر صرف ایک تمثیل سے اس پر سرسری روشنی ڈالتے اور یہ دکھاتے ہیں کہ محض جہالت غفلت اور بیدینی کے باعث انکی زندگی کے اہم ترین کارنامے کسطرح انہیں خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بنا رہے ہیں۔ ہمیں نہایت افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ صرف دیہات اور قصبات ہی کے مسلمان اس مہلک و رسوا کن مرض میں مبتلا نہیں ہیں۔ بلکہ بڑے شہروں تک میں جہاں تعلیم و شائستگی کا خاصہ چرچا پھیل چکا ہے ہزارہا مسلمان نہ فقط نیچ قوموں کے بلکہ نیز اونچے اونچے گھرانوں کے اکثر اس وبا کا شکار دیکھے جاتے ہیں۔

غمخواران امت مرحومہ کو ایسی بہت سی نظیریں اپنی آنکھوں دیکھنے اور دل ہی دل میں کڑھنے کا بارہا اتفاق ہوا کہ ایک گھر یا کنبہ میں شادی یا غمی کی کوئی تقریب ہوتی ہے تو محض بھائی برادری کی رضا جوئی کے لئے خدا و رسول کے صریح ارشادات کی مطلق پروا نہ کرکے اپنے گاڑھے پسینہ کی کمائی میں سے یا قرض دام سے کر علی قدر حیثیت سینکڑوں یا ہزاروں روپے پر پانی پھیر دیا جاتا ہے سارا اندوختہ لٹا کر کنگال ہو جاتے ہیں یا قرضہ میں بال بال بندھ جاتا ہے۔ پھر اس ناعاقبت اندیشی و تباہ کاری کا خمیازہ نہیں یہانتک بھگتنا پڑتا ہے کہ برسوں افلاس کی مصیبت یا مقروضی کی رسوائی و ذلت سے رستگاری نہیں ملتی۔ اور لطف یہ کہ جنکی خاطر یہ سب کچھ گوارا کیا جاتا ہے وہ بھی پھر خاطر میں نہیں لاتے بھائی برادری کے لوگ اس شادی غمی کے کاج میں کوئی نہ کوئی عیب نکال لیتے اور نام ہی دھرتے رہتے ہیں۔ اور یہی نہیں کہ بعد میں ہزاروں تضحیک خیز تماشے کے کہتے یا شکوے

حکایات کے دفتر کھلتے ہوں بلکہ دوران تقریب میں بھی بسا اوقات سخت خطرناک تو تو میں میں اور جنگ ہنسائی تک نوبت پہنچی ہے۔ یہ کسقدر صدمہ و رنج کی بات اور ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ جس کا رن اپنی ساری ہی دہی ٹانگ رہی او گھاڑی یہ بھائی برادری کے پاس خالص سے تو تمام زیر باری و زحمت گوارا کی اور وہی کسی عنوان راضی ہونے میں نہیں آتی۔ اور خدا رسول کی نافرمانی کا بار گناہ جو سر پر دھرا گیا سو علیحدہ۔

آہ! اس تمام تکلیف و مصیبت کا باعث کیا ہے؟ - - - یہی کہ لوگ اپنی غفلت و جہالت کے سبب دین کیطرف سے بے پروا ہو گئے ہیں اور دنیا اسپر مقدم رکھتے ہیں۔ اگر انہیں یہ معلوم ہو کہ اسلام دنیا میں رہ کر ہی اختیار کرنے کے لئے ہے اور مصالح عقبےٰ کے علاوہ دنیا کے بھی سارے نشیب و فراز سمجھا کر فلاح دارین کا ذمہ اٹھاتا ہے تو وہ ضرور اپنی موجودہ حالت پر غور کر کے اس نتیجہ پر پہنچ سکیں کہ نری دنیا کا بندہ بن کر تو انسان نہ صرف فلاح عقبےٰ سے بے نصیب رہتا ہے بلکہ اکثر دنیا میں بھی یا بظاہر یا اندر ہی اندر تلخیوں اور نامرادیوں کا شکار ہوتا ہے۔ برخلاف اس کے اگر دین کو مقدم رکھے یا دنیا کی دلفریبیوں سے ان شرائط کے تحت رہ کر متمتع اٹھائے جنہیں دین لازمی قرار دیتا ہے تو دنیا خود دست بستہ اس کے آگے آن حاضر ہوتی ہے اور دونوں جہان میں شاد کامی و سرخ روئی کا وارث ٹھیرتا ہے اور اگر بفرض امکان اس دار الابتلا میں اس کو کسی طرح کی تکالیف اور آزمائشوں کا سامنا ہو بھی تو دار آخرت کے لئے ضرور اسکی امیدیں خوشگوار اور خدا کی رحمت کی حقدار و خواستگار ہوتی ہیں۔

قوم کے ایک بڑے حصہ کی اس افسوسناک حالت کا چارہ کار آخر کیا ہے؟ ہماری رائے میں اس کا علاج یوں ہو سکتا ہے کہ بیدار و ہوشمند افراد ملت عام اس سے کہ وہ محترم علماء دین ہوں یا نئی روشنی کے تعلیم یافتہ لیڈر۔ اپنے غافل بھائیوں کو ہوش میں لانے کے اپنے اپنے حلقۂ اثر میں ذمہ دار بنیں۔ ان کو رسم پرستی کے نقصانات اور مسرفانہ بیہودگیوں کے خطرناک و برباد کن نتائج سے خبردار کریں اور یہ سمجھ لیں کہ کروڑوں افراد ملت میں سے فقط معدودے چند ممتاز اشخاص کی عزت اور ثروت یا دینداری و نیک کرداری تمام قوم کو ہرگز دنیا و عقبےٰ میں سرخ رو نہیں کر سکتی۔ اور جب تک کافۂ ملت کی حالت افسوسناک و عبرت انگیز ہے۔ خدا و رسول کے حضور وہ خاص خاص ممتاز اشخاص بھی اس امر کی جوابدہی سے بری الذمہ نہیں ہو سکتے کہ تم نے اپنے ملت کی سچی ہمدردی اور اصلاح حال کا فرض کہاں تک ادا کیا اور اگر نہیں کیا تو کیوں +

(احمد حسین فرید آبادی) (وکیل)

مختصر نوٹ

سکھوں کے بعض گاؤں میں مسلمان اذان نہیں دے سکتے

راجہ جنگ تحصیل قصور کے متعلق روزانہ سیاست اخبار میں شائع کیا گیا تھا کہ وہاں مسلمانوں کو سکھ لوگ اذان نہیں دینے دیتے۔ یہ امر مسلمانوں کی مذہبی دلشکنی اور مذہبی مداخلت کا ہی باعث نہیں بلکہ قانون انگریزی کی بے حرمتی کا موجب بھی ہے۔ راجہ جنگ ہی پر منحصر نہیں بلکہ اور دیہات میں بھی جہاں سکھوں کا زور ہے مسلمانوں کو اذاں کہتے پر لاٹھیاں پڑتی اور سخت تکلیف ہوتی ہے۔ مجھے نہایت معتبر ذریعہ سے خبر ملی ہے کہ کتھو نگل ضلع امرتسر میں بھی مسلمانوں کو اذاں کہنے سے سکھ لوگ روکتے ہیں۔ اور چونکہ مسلمان غریب اور کمزور ہیں اس لئے ہی عدالت میں چارہ جوئی بھی نہیں کر سکتے۔ مقامی حکام اگر توجہ فرمائیں تو ایسی شکایتیں رفع ہو سکتی ہیں۔ میرے خیال میں خالصہ کمیونٹی کے معزز افراد جیسے مہاراجہ صاحب نابھہ ہیں یا دربار صاحب امرتسر کے سربراہ صاحب اگر عام طور پر ایک سرکلر سکھ قوم میں شائع کر دیں تو یہ فتنہ اور فساد کی تحریک مٹ سکتی ہے اور سکھوں اور مسلمانوں کے تعلقات (جو اصول مذہب کے لحاظ سے قریباً ایک ہی ہیں) بہت کچھ خوشگوار رنگ اختیار کر لیں گے

میعاد رہن نامہ جات

مسلمانوں کو یہ سنکر ضرور خوشی ہونی چاہئے کہ پریوی کونسل نے یہ فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ کفالتی دستاویزات کی میعاد ۱۲ سال ہی سمجھنی چاہئے۔ اس فیصلے سے امید کیجاتی ہے کہ مسلمانوں کی لاکھوں روپیہ کی جائیدادیں واپس ہو سکیں گی کیونکہ ۲۲ جولائی ۱۹۲۸ء کو ممبران پریوی کونسل نے احاطہ مدراس سے ایک مقدمہ ورسمہ دالیا وغیرہ اپیلانٹان بنام سے سری نواز ملائی وغیرہ رسپانڈنٹان میں جو فیصلہ صادر کیا ہے اس کے رو سے تمام کفالتی دستاویزات کی میعاد اب بارہ سال سمجھی جاویگی جنکی مدت بارہ سال سے زیادہ ہو گئی ہے وہ دستاویزات اب تمادی شدہ سمجھی جاوے گی۔ مہاجنوں کے زمرہ میں اس نظیر نے ایک اضطراب پیدا کر دیا ہے مگر پریوی کونسل کا یہ فیصلہ بہت ہی مفید اور مبارک ہے۔

گردواروں کے جلانے اور لوٹنے کی خبر جھوٹ نکلی

موجودہ شورش اور بے چینی کا راز فاش ہونے پر ہمارے آریہ سماجی معاصرین نے جو ہند کی آزادی کے گیت گانے اور ملک کے لئے قربان ہو جانے کے شور سے دینے سے نہ تھکتے تھے مسلمانوں کو بدنام کرنے کی یہ راہ نکالی کہ انہیں جھوٹے الزام لگا کر بنا دیں۔ چنانچہ ان شرارتوں کے ضلع جہلم اور اٹک میں سکھوں کے مندر جلا دینے کی خبر شائع کر کے مسلمانوں پر الزام لگایا اور اتنا شور مچایا کہ نیک صاحب نابھہ کو یہ سوال گورنمنٹ ہند کی کونسل میں پیش کرنا پڑا۔ جن الزامات کی تحقیقات ہو رہی تھی ان کے متعلق پنجاب گورنمنٹ نے گورنمنٹ آف انڈیا کو حسب ذیل اطلاع دی ہے کہ اضلاع جہلم اور اٹک کی موقع فرید (جس موقع فریکسار مراد ہے) اور گوندی گام سے مندروں کو جلانے اور لوٹنے کی افواہی خبر کی کامل طور پر تحقیقات کی گئی مگر ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا ان دونوں دیہات کے تمام سربرآوردہ ہندو اس قصہ کو بالکل جھوٹ بتلاتے ہیں۔ معلوم نہیں اس تحقیقات پر ہمارے ہندو معاصر کیا حاشیہ چڑھائیں گے انہیں مناسب تھا کہ ایسی خبروں کی اشاعت سے مختلف قوموں میں فساد ڈلوانے کی پالیسی کو

ڈاکٹر صاحب کیا فرماتے ہیں

کلکتہ کے باشندے انکو اچھی طرح جانتے ہیں اور اُن کی تعریف کلکتہ کے باشندوں کے لئے ہیں اچھی ... جو کچھ لکھا ہے اپنے ذاتی تجربہ سے لکھا ہے۔ ڈاکٹر ... صاحب ایل۔ ایم۔ ایس ہندوستان کے طبیبوں اور جراحوں کے مدرسہ کے ... ۱۳-۱۸-۱۲ ارکیل ... روڈ کلکتہ ... گردوں مثانہ اور پیشاب کی بیماریوں کے مریضوں کو جن کو اب تک کوئی عمدہ دوا دستیاب نہیں ہوئی ناامید نہ ہونا چاہئے بلکہ وہ لوگ گردوں کی درد پشت اور گردہ کی ... ڈاکٹر ... کڈنی پلیں استعمال کریں کیونکہ جن مریضوں کو دوسری دوا نے فایدہ نہیں کیا ان گولیوں نے مرض کو دور کیا ہے ... ہونا گردوں کے خراب ہو جانے کی نشانی ہے کیونکہ یہ درد ... ہوتا ہے۔ دوسری علامتیں یہ ہیں۔ چکر آنا ... اور نظر کا دھندلا ہونا وغیرہ۔ ڈوڈز کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں ... راست گردوں اور پیشاب کے اعضا پر اثر کرتی ہیں۔ ... درد پشت وجع مفاصل (گٹھیا) پیشاب کی شکایات اور گردہ ... کے اصل سبب کو دور کرتی ہیں۔ تمام دوا فروشوں کی دکانوں ... راست ... قیمت فی شیشی ... روپیہ ... آپ اس اشتہار کو معہ نام اخبار جس میں یہ چھپا تھا بھیجینگے تو آپ کی فرمایش کی تعمیل بغیر ویلیو ایبل خرچ لینے کے کی جائے گی۔

لاکھوں روپیہ کمانے کا سہل طریق

اگر آپ خوشنودیٔ پبلک کے علاوہ لاکھوں روپیہ کمانا چاہتے ہیں ...

نور محمد پروپرائیٹر نور ہند شفاخانہ موکل ضلع لاہور کے ایجاد کردہ

تریاق طاعون کی شیشیاں منگا کر فروخت کریں ... بہ آسانی ... اس تریاق کی یہ خاصیت ... مجرب المجرب ... ہے ... طاعون ... سے امن رہتا ہے۔ اور اگر مبتلائے طاعون کے گلٹی ... شروع ہوتے ہی ... چند قطرات ٹپکائی جائیں ... اور گلٹی پر ملا کر ... درد و بخار چند منٹ میں ... اور سرسام و گلٹی کا خطرہ کافور اور تمام جسم ... جلد صحت و سرور حاصل ہوگا ... آن کے لئے جن کو بے ہوشی یا ... سے ... استعمال ہو جاتا ہے ... تعمیم افادہ کے لئے ... اس کا ... قیمت ... ان اشخاص سے جو ایجنٹ ہو کے ... کے ارادہ سے ... تجربہ منگائیں نصف قیمت۔

نوٹ — جو اخبار یہ اشتہار درج کرنا چاہیں نمونہ اخبار ... سے مطلع فرمائیں۔

المشتہر

فتح الدین کارخانہ تریاق طاعون مقام موکل ضلع لاہور

سچائی کا جھنڈا

انتہا ... کی گرم بازاری مضمون کی ... اور ... [illegible] ... اس ... کا نمونہ ... ہمارا کام ... [illegible] ... بیماریوں ... علاج ... [illegible] ... تاثیر ... اللہ تعالیٰ ... [illegible] ... فی ... قیمت ... ایک روپیہ

... [illegible] ... قیمت ... ایک تولہ ...

[illegible]

المشتہر ... حکیم ... مالک کارخانہ ... [illegible]

فہرست کتب ... موجودہ دفتر الحکم

... [illegible] ... سلطان القلم ... مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ... [illegible] ... حضرت مسیح ... [illegible] ... سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ... عیسائی مذہب کی تردید اور اسلام کی حقیقت ... حضرت خلیفۃ ... قیمت ... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ... قیمت ... القرآن ... عجیب ... قیمت ... تفسیر القرآن ... پارہ اول ... طور پر پسند فرمائی ... خطوط ... یہاں تک کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے باہر ... اس کو قبولیت ہوگئی ہے۔ قیمت فی پارہ ... سلسلہ عالیہ احمدیہ میں اپنی طرز کا پہلا رسالہ ہو مستورات کی اصلاح اور ... سلسلہ عالیہ کی تعلیم ناول کے طور پر لکھا ہے۔ قیمت ۴ ... حصہ دوم یہ رسالہ بھی بفضلہ پہلے حصہ کی طرح مفید اور موثر ہے۔ قیمت ...

المشتہر

مینجر اخبار الحکم قادیان ضلع گورداسپور

سامان ورزش کی رعایتی فہرست

کرکٹ بیٹ۔ سیدھی ریشہ دار کشمیر کی لکڑی کا۔ ہینڈل کاک کین اور دوہری کے بنے ہوئے نہایت پائیدار ہیں قیمت عے روپیہ۔ کرکٹ بیٹ سیدھی ریشہ دار کشمیری لکڑی ہے کین ہینڈل عمدہ ربڑ کے بیچ آئیے نہایت عمدہ ہیں۔ کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوئم کی ہوگی۔ ہینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہوگا۔ کرکٹ بیٹ آل کین لکڑی جیدہ مضبوط اور پائیدار پریکٹس کیلئے عمدہ۔ کرکٹ بیٹ معمولی پریکٹس کے لئے عمدہ بچوں کے کرکٹ سٹ ۱۲ ۱۳ ایک بیٹ دو سٹمپ ایک اسٹمپ بکس

ایک بال لکڑی کا ٹیس فی سٹ ۔ ۔ سے

۱۰ اسٹمپ ایک بیٹ کا ایک بال فی بکس صہ

فٹ بال عمدہ کالو کا بنا ہوا پائیدار مضبوط ۔ ۔ پائیدار سے

۔ ۔ ۔ مشہ صہ

بچوں کیلئے فٹ بال عمدہ پائیدار للعہ

کرکٹ بال گسٹاسون نہایت عمدہ اور مضبوط چمڑے کے

دھاگے لگے بیچ

پریکٹس

کرکٹ بیلس فی کاپی

المشتہر

نظام الدین مستری احمدی شہر سیالکوٹ

سارٹیفکیٹ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ کا بھیجا مال از قسم کرکٹ بیٹ سپر کٹس ہوکٹ۔ فٹ بال وغیرہ پہنچا ہر طرح سے قابل تعریف پایا۔ میرے خیال میں ولایت کے سامان کا مقابلہ کرتا ہے۔ اور قیمت میں اس سے بہت کم ہے۔ میں آپ کو خرج بالاتنین کا مصداق پاتا ہوں۔

نیاز مند حاکم علی سیکنڈ ماسٹر مڈل سکول بھاپیور ضلع کانگڑہ

خوبصورت

خاکسار نے بڑے تجسس و تجربہ کے بعد ہر کس خواہ مرد ہو یا عورت بوڑھا ہو یا جوان کے ہاتھ اور منہ دھونے اور نہانے کے لئے عجیب و غریب خوشبودار کھلی تیار کی ہے جس میں خوشبودار معطر ادویات شامل کی گئی ہیں۔ مقوی دماغ۔ مفرح روح۔ بدن کو بالکل صاف کرتی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ روزانہ استعمال سے درد۔ خشکی۔ چھپ پیدا نہ ہوگی۔ بال نرم ہو جاویں گے ہر حبہ ترکیب ہمراہ ہوگا۔ قیمت فی بکس ۱ تار پختہ ایک روپیہ۔ اس سے کم خریدار کو ۱ تار فی روپیہ کے حساب سے محصول بذمہ خریدار۔ فہرست کے لئے آدھ آنہ کے ٹکٹ بھیجو۔ المشتہر

مرزا قائم علی احمدی مالک کارخانہ قائمی الحنبی مالیر کوٹلہ (پنجاب)

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پیس جاتا ہے وزن تخمیناً ۱ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ۱۰ روپیہ اور دوم مبلغ ۸ مبلغ مثلاً بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

احتیاط علاج سے بہتر ہے

ایک قوی الجثہ شخص کو ناسور چیچک سیضہ یا امراض جگر سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بیماری ہمیشہ کمزوروں یا اُن لوگوں پر حملہ کرتی ہے جو کہ ضعف سے اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں۔

اسکاٹس املشن

تمہارے جسموں کے کمزور مقامات کو قوی اور مضبوط بنا کر انسداد امراض کرتا ہے۔ سالمن سے چھپا انہیں جاتا۔ فروخت کے لئے سب دوا فروشوں کے ہاں موجود ہے۔

اسکاٹ اینڈ براؤن لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹ لندن

ہمیشہ اس نشان کا ماہی گیر املشن اسکاٹ کے طریقہ ساخت کا نشان ہے۔